شطرنج کے کھلاڑی

شطرنج کے کھلاڑی

کوئی آواز: اِن بہادر سپہ سالاروں کے ہاتھ تو دیکھیے۔ بھلے ہی ان ہاتھوں نے اصلی ہتھیار نہ اٹھائے ہوں مگر کس انداز سے اس چوکور میدان جنگ میں اپنی فوجیں آگے بڑھا رہے ہیں لیکن جنگ کونسی اصلی ہے، یہاں نہ خون کی ندیاں بہیں گی نہ سر دھڑ کی بازی لگے گی اور نہ کسی سلطنت کا پانسہ پلٹا جائے گا۔ مرزا سجاد علی اور میر روشن علی لڑ نہیں رہے، کھیل رہے ہیں وہ اصلی نہیں عقل کے گھوڑے دوڑانا پسند کرتے ہیں۔ تبھی شطرنج جیسے پرانے اور عظیم کھیل کو اپنا میدان بنا رکھا ہے۔

مرزا سجاد: شہ

شطرنج کے کھلاڑی

کوئی آواز: مرزا سجاد علی شہ دے رہے ہیں۔ یہی ہیں سفید فوج کے بادشاہ اور ان پر لال وزیر حملہ کرنے کی تاک میں ہیں میر صاحب، بادشاہ بچایئے بادشاہ گیا تو کھیل ختم۔

مرزا سجاد علی: مقبول میاں

کوئی آواز: بے چارہ مقبول! نہ جانے کتنی چلمیں اور بھرنی پڑیں گی کیونکہ آج تو اِس میدان میں کئی اور لڑائیاں لڑی جائیں گی۔ لڑائیوں کا سلسلہ تو اُس دن سے جاری ہے جب اِن دونوں دوستوں کو اس کھیل کا چسکا لگا تھا۔ اب شاید آپ پوچھیں کہ بھئی انہیں کوئی اور کام نہیں ہے کیا؟ جی نہیں! بھلا جاگیرداروں کو

شطرنج کے کھلاڑی

کوئی کام ہوا کرتا ہے؟ ماشاء اللہ دونوں پشتینی
ہیں اور وہ بھی لکھنؤ کے !

دہلی میں مغل سلطنت جب صرف نام کی ہی رہ گئی تو لکھنؤ تہذیب کا مرکز بن گیا۔ اسی لکھنؤ کے شوقین مزاج پیسے اڑانا ایک کام سمجھتے ہیں۔

اس تہذیب کا ایک اور پہلو بھی تھا۔ اس شوقین رعایا کے سرتاج ہیں۔ نواب واجد علی شاہ جنھیں راج کاج کے علاوہ ہر طرح کا شوق ہے۔

گیت : جانِ عالم .... مبارک
" " " "
" " " "

شطرنج کے کھلاڑی

" " " "

کوئی آواز: کبھی کبھار ، واجد علی شاہ دربار بھی سجادیا کرتے۔ انہیں حکومت کرنا پسند نہ سہی، اپنا تاج بے حد پسند تھا۔ پانچ سال پہلے کی بات ہے، انہوں نے اسی تاج کو بڑی شان سے لندن کی ایک نمائش میں بھیجا تھا اور اس تاج کی نمائش پر، آپ جانتے ہیں ایک انگریز نے کیا فقرہ کسا تھا؟

دی ریچ ایٹ لکھنو ہو ہیز سنٹ ہنر کراؤن ٹو دی ایگزبشن وُڈ ہیو ڈن ہز پیپل اینڈ اَس اے گریٹ سروس اِف ہی سنٹ ہز ہیڈ اِن اِٹ اینڈ ہی نیور وڈ ہیو مزڈ اِٹ۔ دیٹ اِز اے چیری........................ ون ڈے۔

اَودھ کے سردار کا سر اور چیری کی طرح ہڑپ کیا

شطرنج کے کھلاڑی

جائے۔ یہ الفاظ ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی کے ہیں۔ شاید چیری لارڈ ڈلہوزی کا پسندیدہ پھل ہے۔ پچھلے دس سال میں کتنی چیریاں صاف کر چکا ہے۔ پنجاب، برما، ناگپور، ستارا، جھانسی اور اب ایک ہی چیری باقی ہے۔ اَوَدھ جس کی انگریزوں سے دوستی سو سال پہلے نواب شجاع الدولہ کے زمانہ سے چلی آ رہی ہے۔ اب یہ نواب شجاع الدولہ کی حماقت ہی تھی کہ وہ انگریزی طاقت کو چنوتی دے بیٹھے نتیجے میں منہ کی کھانی پڑی لیکن انگریز سرکار کا بڑا پن دیکھئے، سلطنت ضبط نہیں کی۔ بس ایک دوستانہ عہد نامے پر دستخط کروائے اور پچاس لاکھ روپے کی ایک معمولی رقم ہر جانے میں دھروالی اُس دن سے آج تک اَوَدھ کے نوابوں نے انگریزوں سے دوستی نبھائی ہے اور جب کبھی انگریزوں کو کسی جنگ میں پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے ، تو اَوَدھ کے خزانے کھول دیئے جاتے ہیں دوستی کا حق اسی طرح ادا کیا جاتا

شطرنج کے کھلاڑی

ہے۔ پھر بھی، انگریز سرکار کو جب کسی نواب سے کوئی
شکایت ہوتی تو ....

نواب غازی الدین حیدر کی دریا دلی سے تو انگریز اتنے خوش ہوئے کہ انہیں بادشاہ کے خطاب سے نوازا اور یہی وہ تاج ہے جو واجد علی شاہ نے نمائش میں بھیجا تھا۔ نواب واجد شاہ ، کاش تم جانتے کہ انگریز ریذیڈنٹ
جنرل اوٹرم تمہارے لئے کیا منصوبے بنا رہا ہے۔

جنرل اوٹرم: ویسٹن؟

ویسٹن؟: .... سر!

جنرل اوٹرم: جنرل وِلا...

ویسٹن : سر

جنرل اوٹرم: وَٹ اِز دیٹ؟۔

شطرنج کے کھلاڑی

ویسٹن: سَر

جنرل اوٹرم: ہیو یو ایور سِین اے پِجَن دیٹ ہیزوَن بلیک اینڈ وَن وائٹ ونگ؟

ویسٹن: نو، سر

جنرل اوٹرم: گو ناؤ.......... وَن..............دی کیپر آف دی رایل پِجنز رِسیوڈ اے خلت (خلعت) فار ریوارڈ آئی تھِنک..............................

ویسٹن: یا

جنرل اوٹرم: آف روپیز ٹو تھاوزنڈ فور پروڈیوسنگ اے پِجَن وِد وَن بلیک اینڈ ون وائٹ ونگ۔ آئی فاوئنڈ دِس اے ویری ریویلنگ ڈاکومنٹ، ویسٹن اِٹ از اے آوَر بائے آور اکاوَنٹ آف کنگزایکٹی وِیٹز.................. ٹوینٹی فورتھ آف جنوری......................... یسٹرڈے ۔ ڈو یو نو

شطرنج کے کھلاڑی

دی کنگ پریز فائیو ٹائمز اے ڈے۔

ویسٹن: فائیو اِز.................... دی نمبر ڈِسکرائبڈ بائے قرآن، سر۔

جنرل اوٹرم: شورلی، آئی .... فائیو ٹائمز اے ڈے۔

ویسٹن: .... ناٹ آل سر، بَٹ سَم، دی کِنگ بِینگ ون آف دیم، دی کنگ اِز نون ٹو بی ویری ڈی واؤٹ مین سر۔

جنرل اوٹرم: یو، سی، ہز میجسٹی لِسنز ٹو اے نیو سِنگر، مشتری بائی اینڈ آفرڈورڈز اَمیوز ہمسیلف بائے فلائنگ کائٹس آن دی پیلس رُوف.................. فور پی ایم، دین، کِنگ گوز ٹو سلیپ فور این آور بٹ ہی اِز اَپ اِن ٹائم فور دی تھرڈ پریر ایٹ فائیو پی ایم، دین اِن دی اِیوننگ، ویر

شطرنج کے کھلاڑی

اِز دِس.................. دِس اِز..................

میجسٹی.................. ریسائیٹڈ اے نیو پوم آن دی

لَوز آف بلبل۔

ویسٹن: اے بَرڈ سر ، دی پرشین نائٹنگیل

جنرل اوٹرم: آفٹر مشاعرہ، وَٹ اِز مشاعرہ؟

ویسٹن: مشاعرہ از اے گیدرنگ آف پوئٹس ، دے

ریسائٹس دی نیو پومز

جنرل اوٹرم: آئی سی.................. ویسٹن ۔ یو

نو دی لینگویج، یو نو دی پیپل ہیر، آئی مِین

وَٹ کائنڈ آف اے پوئٹ اِز دی کِنگ؟

اِز ہی اینی گڈ، آر اِز اِٹ۔

سمپلی بیکاز ہی اِز دی کِنگ، دے سے ہی

شطرنج کے کھلاڑی

اِز گُڈ۔

ویسٹن: آئی تھِنک، ہی از رادر گُڈ سر۔

جنزل اوٹرم: یو...

ویسٹن: یس، سر

جنزل اوٹرم: ڈو یو نو ہِز سٹف

ویسٹن: آئی نو، سم، سر

جنزل اوٹرم: ویل کین یو ریسائٹ اِٹ، ڈیو یو نو اِٹ بائے ہارٹ

ویسٹن: ریسائٹ اِٹ، سر

جنزل اوٹرم: یس، آئی ایم نوٹ اے پوئٹری مین، بَٹ مینی سولجرزآر، آئی ایم کیوری اُس ٹو نو وَٹ اِٹ ساؤنڈز لائک، رادر لائک دی ساؤنڈ آف

شطرنج کے کھلاڑی

ہندوستانی........... لونگ دِیز پومز۔

ویسٹن: نوٹ، دیٹ آئی نو، سر

جنرل اوٹرم: کم آن،...................

ویسٹن: سر

صدمہ نہ پہنچے کوئی میرے.......... ذات پر
آہستہ پھول ڈالنا میرے مزار پر
ہر چند خاک میں تھا مگر تافلک گیا
دھوکا ہے آسمان کا میرے غبار پر

جنرل اوٹرم: اِز دیٹ آل

ویسٹن: دیٹ اِز آل سر۔

جنرل اوٹرم: ویل اِٹ سرٹنلی ہز اے ورچوئل............
وَٹ دی ہیل ڈز اِٹ مین، اِف اینی تھِنگ۔

شطرنج کے کھلاڑی

ویسٹن: ہی اِز سپیکنگ اباوٗٹ ، ہمسیلف سر

جنرل اوٹرم: وَٹ اِز ہی سے اِنگ؟ اِٹ اِز نتھنگ اوبسین، آئی ہوپ

ویسٹن: نو، سر

جنرل اوٹرم: وَٹ از ہی سے اِنگ؟

ویسٹن: وُونڈ نوٹ مائی بلیڈنگ بوڈی پُٹ فلاورز جینٹلی آن مائی گریو

آئی مِنگلڈ وِد دی اَرتھ، آئی روز آپ ٹو دی اِسکائز

پیپل مس ٹُک مائی رائزنگ ڈسٹ فوری دی ہیونز دیٹ از آل

جنرل اوٹرم: اِٹ سٹرائیکس می ایز اے گریٹ فلائٹ آف فینسی، آئی ایم آفریڈ۔

ویسٹن: ڈز نوٹ ٹرانسلیٹ، ویری ویل، سر۔

شطرنج کے کھلاڑی

جنرل اوٹرم: .... سونگ ، اِٹ از سمتھنگ آف کمپوزڈ

.... آئی انڈر سٹینڈڈ، ری اَلی، گڈ، ڈِیز سونگز

ویسٹن: دے کیپ رنگ............ آئی فائنڈ ویری

اٹریکٹو، سم آف دیم

جنرل اوٹرم: سی..

ویسٹن: ہی اِز کوائٹ گڈ ایٹ، اِٹ،

سر.................... ہی اِز آلسو فونڈ آف

ڈانسنگ ، سر

جنرل اوٹرم: ....انڈرسٹینڈ.......................

بیلز آن.............................. ناچ گرلز............

............................ڈریسز اَ پ لائک ہندو گاڈ

آئی ایم ٹولڈ۔

ویسٹن: یو آر رائٹ، سر..

شطرنج کے کھلاڑی

جنرل اوٹرم: ڈزنٹ لیو ہم مچ ٹائم فور ہِز کونکو بائنز نوٹ ٹو سپیک آف دی افیرز آف ہز سِیٹ، ڈز ہی ریلی ہیو400 کونکو بائنز.........

ویسٹن: آئی بلیو دیٹ از دی کاؤنٹ سر

جنرل اوٹرم: اینڈ 20 متہ (متعہ) وائیوز، وَٹ دی ہیل اِز متعہ وائیوز؟

ویسٹن: متعہ وائف ، سر، دی ٹمپریری وائیوز

جنرل اوٹرم: ٹمپریری وائیوز! ؟

ویسٹن: لیس سر۔ اے متعہ میرج کین لاسٹ فور تھری ڈیز، تھری منتھس آر تھری ییرز متعہ از این اریبک ورڈ

جنرل اوٹرم: اِٹ مینز ٹمپریری؟

ویسٹن: نو، سر

جنرل اوٹرم: نو ! ؟

شطرنج کے کھلاڑی

ویسٹن: اِٹ میننز انجوئے منٹ سر

جنرل اوٹرم: او............................ سی ....

..............انسٹرکٹو........................وٹ کائنڈ

آف کِنگ ڈیو یو تھِنک آل اِٹ میکس ہِم،

وسٹن آل دیز ویری اَس اکمپلیشمنٹس

ویسٹن: رادر اے سپیشل کائنڈ سر، آئی تھنک

جنرل اوٹرم: سپشل! آئی وُڈ ہیو یوزڈ اے مچ سٹرونگر ورڈ،

آئی وڈ ہیو سیڈ اے بیڈرکنگ اے فریولس،

ایفی می نیٹ، اِررسپونسیبل، ورتھ لیس کنگ۔

ویسٹن: ہی اِز نوٹ دی فرسٹ..........................

جنرل اوٹرم: آئی نو ہی اِز نوٹ دی فرسٹ، بٹ ہی

سرٹنلی ڈِیزروز ٹوبی دی لاسٹ اِف ہی پُٹس

ہز نان سنس لونگ اِن

آف....................... ناچ گرلز، متعہ

شطرنج کے کھلاڑی

وائیوز اینڈ گاڈ نوز وٹ ایلس؟ ہی کین نوٹ
رول ، ہی ہز نو وِش ٹو رول اینڈ دیر فور
ہی ہز نو بزنس ٹو رول۔

ویسٹن: دیر ، آئی ایگری وِدیو ، سر۔

جنرل اوٹرم: گڈُ، گڈُ آئی ایم گلیڈ ٹو ہیی یَر
دیٹ........................ فور ہائر پوزیشن وین
وی ٹیک اووَر

ویسٹن: ٹیک اوور، سر !؟

جنرل اوٹرم: ٹیک اوور، وسٹن اینڈ اینی سسپشن دیٹ
یو........................ کِنگ .... وُڈ
روئن یور چانسز، یور ممبر دیٹ

(منظر بدلتا ہے)

مرزا سجاد علی: مقبول

شطرنج کے کھلاڑی

مقبول: سرکار

مرزا سجاد علی: پیچوان لاؤ

مقبول: بہت اچھا سرکار

میر روشن: اماں، مرزا صاحب، یہ کہاں سے ہاتھ لگ گئی آپ کے؟

مرزا سجاد علی: اوں؟

میر روشن: یہ وصلی؟

مرزا سجاد علی : اماں، گدڑی میں لعل سمجھیے بس۔ وہ نخاس کے نکڑ پر کباڑیا ہے نا

میر روشن: جی

شطرنج کے کھلاڑی

مرزا سجاد علی: اس سے پچاس روپے میں سودا پٹا، کہیے پسند آئی؟

میر روشن: جی اچھی ہے۔

مرزا سجاد علی: ہونی ہی چاہیئے منشی شمس الدین کی ہے۔

میر روشن: آپ ہمارے ہاں آئیں نا تو ہم آپ کو اس سے بھی اچھی دکھلائیں۔ دیوان خانے میں لگی تھی بیگم نے ضد کرکے اپنی خواب گاہ میں لگا رکھی ہے۔

ے رخ اپنا، ذرا سورج کو شرمایا تو ہو، تو

مرزا سجاد علی: میر صاحب

میر روشن: جی!

مرزا سجاد علی: یاد رکھیے! شطرنج کا ایک اہم اُصول ہے جو کبھی توڑا نہیں جاتا۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: کونسا اُصول

مرزا سجاد علی: جس مہرے کو ہاتھ لگا لیا، اس کا چلنا لازمی ہے۔

میر روشن: اماں حد ہوگئی، ہم تو ہمیشہ ہی

مرزا سجاد علی: ہمیشہ آپ ایک مہرہ اُٹھاتے ہیں، پل بھر سوچتے ہیں اور پھر دوسرا مہرہ چلتے ہیں یہی کرتے ہیں آپ۔ پچھلی بازی میں آپ نے اُٹھایا گھوڑا اور چلا پیادہ، اس کے بعد آپ نے اُٹھایا رخ اور

میر روشن: اماں جانے دیجیے، غلطی ہوگئی، آئندہ سے خیال رکھیں گے۔ آخر خفا کیوں ہوتے ہیں۔

مرزا سجاد علی: چلیئے، چال چلیئے

میر روشن: .... چل میرے پیادے، بسم اللہ

شطرنج کے کھلاڑی

دربان: حضور، جھنوائی ٹولے کے منشی نندلال تشریف لائے ہیں۔

مرزا سجاد علی: اوفو، لے آؤ انہیں

مرزا سجاد، میر روشن: آیئے ،آیئے، منشی صاحب

منشی نند لال: تسلیمات، تسلیمات

مرزا سجاد، میر روشن: تسلیم تسلیم

مرزا سجاد علی: بڑے دونوں بعد یاد فرمایا

میر روشن: منشی صاحب! ابھی ابھی آپ کا ذکر ہو رہا تھا، بڑی عمر پائی ہے۔ آپ نے

منشی نند لال: ذرہ نوازی ہے، حضور کی کہیں میں مخل تو نہیں ہو رہا۔

میر روشن: مخل، مخل

مرزا سجاد علی: کیسی باتیں کر رہے ہیں، آپ آپ آئے ہیں تو دھیان کہیں اور جا ہی نہیں سکتا

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: جی ہاں

مرزا سجاد علی: آپ تشریف رکھیئے ! نا

منشی نند لال: نوازش ہے۔

میر روشن: آیئے ،بیٹھیے

منشی نند لال: آہا! بازی شروع ہونیوالی ہے

مرزا سجاد علی: جی دراصل

منشی نند لال: تب تو مجھے چلنا چاہئے

میر روشن: آ

مرزا سجاد علی: اماں نہیں، ایسی کیا بات ہے۔

میر روشن: منشی صاحب! ہم تو کب سے کھیل رہے ہیں
یہ چوتھی بازی ہے، آج

منشی نند لال: اچھا

مرزا سجاد علی: آپ بیٹھیے نا

میر روشن: آیئے

شطرنج کے کھلاڑی

منشی نند لال: واہ، واہ، واہ بادشاہوں کا کھیل ہے حضور۔
کھیلوں کا بادشاہ مجھے تو فخر ہوتا ہے کہ یہ
ہندوستان کی ایجاد ہے۔

میر روشن: اماں واقعی؟

منشی نند لال: جی

مرزا سجاد علی: یہ ایران سے نہیں آیا؟

منشی نند لال: جی نہیں۔ ہندوستان سے گیا اور ولایت تک
پہنچا

مرزا سجاد علی: خوب! آپ تو شاطر نکلے

منشی نند لال: آپ لوگ ہندوستانی وضع سے کھیل رہے ہیں،
نا؟

میر روشن: اماں، کوئی اور وضع بھی ہے کیا اس میں

منشی نند لال: جی ہاں، انگریزی وضع

مرزا سجاد علی: اب یہ شطرنج بھی کمپنی کی عملداری میں آگئی

شطرنج کے کھلاڑی

ہے کیا؟

منشی نند لال: خوب، خوب ویسے میں نے.......... کولن صاحب سے سیکھی ہے۔ میں انہیں اُردو، فارسی، پڑھانے جاتا ہوں نا

مرزا سجاد علی: اچھا، منشی صاحب یہ دونوں وضعوں میں فرق کیا ہے؟

منشی نند لال: نواب صاحب! کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ آپ کا وزیر جو ہے وہ انگریزی کھیل میں کوئین یعنی ملکہ کہلاتا ہے اور دونوں آمنے سامنے رہتی ہیں۔

مرزا سجاد علی: اچھا

منشی نند لال: اور پیادہ پہلی چال میں دو گھر چل سکتا ہے

میرا روشن: دو گھر؟

منشی نند لال: جی ہاں! دو گھر اور مخالف سرے پر پہنچ

شطرنج کے کھلاڑی

جائے تو ملکہ بن جاتا ہے۔

میر روشن: اماں، کمال کرتے ہیں یہ انگریز بھی۔

مرزا سجاد علی: مگر ان تبدیلیوں سے فائدہ؟

منشی نند لال: بازی جھٹ پٹ ختم ہو جاتی ہے۔

میر روشن: کیوں ؟

مرزا سجاد علی: انہیں ہمارا کھیل سست لگتا ہے کیا؟

میر روشن: جی ہاں، انہیں ہماری سواریاں بھی سست لگتی ہیں ۔
اسی لئے تو ریل گاڑیاں آنے والی ہیں۔

مرزا سجاد علی: اور تار

میر روشن: جی ہاں

منشی نند لال: تار گھر تو کب کے آ گئے لیکن مجھے ایک
آنکھ بھی نہیں بھاتے ہیں۔

میر روشن: کیوں؟

منشی نند لال: بُری خبریں جو فوراً پہنچ جاتی ہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: بری خبریں؟

منشی نند لال: آپ نے کچھ سنا نہیں۔

میر روشن: ہم سنتے ونتے کچھ نہیں، منشی صاحب کھیلتے ہیں۔

منشی نند لال: میر صاحب، ہنسنے سے بلا نہیں ٹلے گی۔ سنا ہے کمپنی بہادر اودھ پہ قبضہ کرنے والی ہے۔

میر روشن: یا علی

منشی نند لال: یہی خبر دینے کو تو حاضر ہوا تھا میں۔

مرزا سجاد علی: منشی صاحب! آپ انگریزی وضع کی شطرنج کھیلتے ہیں، پھر بھی انگریزوں کی چال نہیں سمجھ سکے۔ ارے بھائی، یہ نیپال میں لڑائی، پنجاب میں لڑائی، افغانستان میں لڑائی ان لڑائیوں کیلئے درکار ہے پیسہ اور کمپنی ٹھہری کنگال پیسہ لائیں کہاں سے؟ اودھ کے بادشاہ

شطرنج کے کھلاڑی

سے مگر کیسے؟ بڑی آسان ترکیب ہے جی
بادشاہ سے کہہ دو، رعایا تم سے خوش نہیں
پیسے بھرو ورنہ کمپنی قبضہ کر لے گی۔ بادشاہ
نے چپ منہ پیسے بھر دیئے کمپنی نے سونے
کے سکوں کی جھنکار سنی اعتراض بند بادشاہ
بحال کمپنی خوش۔

منشی نند لال: آپ کو لگتا ہے اس بار بھی کمپنی کو پیسہ ہی
چاہیئے

مرزا سجاد علی: اور کیا؟

میر روشن: **کمبختوں** کو ہمیشہ پیسے ہی کے لالے پڑے
رہتے ہیں اور کریں ریل اور تار پر خرچ

منشی نند لال: آپ کا اندازہ صحیح ہوسکتا ہے، میر صاحب
لیکن مجھے لارڈ لہوزی کی نیت پر شک ہے

شطرنج کے کھلاڑی

سنا ہے ان کی فوج کانپور تک آچکی ہے۔

میر روشن: یا علی

منشی نند لال: خدانخواستہ جنگ چھڑ گئی تو

مرزا سجاد: میر صاحب

میر روشن: جی

مرزا سجاد علی: ذرا وہ تلورا لایئے۔

میر روشن: ہیں؟

مرزا سجاد علی: تلوار

میر روشن: اماں، تلوار

مرزا سجاد علی: لایئے نا ذرا منشی صاحب کو دکھلایئے..........

اماں، یوں نہیں.......... میان سے نکالیے..........

جانتے ہیں آپ یہ تلوار کسی کی ہے؟

منشی نند لال: جی نہیں

مرزا سجاد علی: میر صاحب، آپ ہی بتایئے۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: یہ تلوار، مرزا صاحب کے دادا جان مرحوم کے پردادا جان کی ہے۔ وہ ہمارے دادا کے پرداد نواب برہان الملک کی فوج میں رسالدار تھے۔

مرزا سجاد: ایسے جی ور تھے دونوں کہ اودھ کے دشمن تھر تھر کانپتے تھے ان سے نواب نے ان کی بہادری اور جاں نثاری کے انعام میں جاگیریں عطا کی تھیں اور ان جاگیروں پر ہم اُن کے لگڑ پوتے آج تک عیش کر رہے ہیں۔ آخر ایسا سورماؤں کا کچھ خون ہماری رگوں میں بھی تو دوڑ رہا ہو گا، کیوں، میر صاحب؟

میر روشن: خیر، جو کچھ بھی ہو ہمیں شطرنج کھیلنے سے تو نہیں روک سکتے۔

مرزا سجاد : لاحول ولا قوۃ سنا آپ نے، ہم جنگ کی باتیں کر رہے ہیں، انہیں شطرنج کی پڑی ہے۔

شطرنج کے کھلاڑی

منشی نند لال: شکوی نہ کیجئے، میر صاحب

میر روشن: جی !

منشی نند لال: شطرنج کی ایجاد بھلے ہم نے کی ہو، ترقی انگریزوں نے دی ہے۔

مرزا سجاد علی: ہوں، پیادہ اب دو گھر چلتا ہے۔

میر روشن: ....

منشی نند لال: نواب صاحب اب اجازت دیجیے۔

میر روشن: ابھی سے

منشی نند لال: حضور نے کھیل کے وقت اندر آنے دیا، یہی بہت ہے۔ ہمارے کولن صاحب جب کھیلتے ہیں تو کسی کی مجال ہے جو کمرے میں داخل ہو سکے۔

مرزا سجاد علی: بتایئے۔

میر روشن: اچھا

شطرنج کے کھلاڑی

مرزاسجاد علی: منشی صاحب، آپ جا کر اپنے ''قالین'' صاحب سے کہہ دیجیئے گا۔ صرف ہندوستانی زبان سیکھنا ہی کافی نہیں ہے۔

منشی نند لال: جی !

مرزا سجاد علی: ہندوستانی تہذیب سیکھنی بھی ضروری ہے۔

منشی نند لال: ضرور، ضرور آداب عرض ہے۔ تسلیم

میر روشن: آداب، آداب

مرزا سجاد علی: آیئے

کوئی آواز: نواب برہان الملک کے رسالداروں کے لگڑ پوتے اپنے کھیل کی تیاری میں ہیں جبکہ کہیں اور ایک دوسرے کھیل کی تیاری ہو رہی ہے کلکتے میں بیٹھا ہوا لارڈ ڈلہوزی ایک حکم نامہ بھیج رہا ہے دستاویز کی اہمیت کا اندازہ آپ

شطرنج کے کھلاڑی

سواروں کی رفتار سے لگا سکتے ہیں۔ کلکتے سے لکھنو کا چھ سو میل کا فاصلہ پانچ دن میں طے کرکے راستے میں تیس مرتبہ گھوڑے بدل کر ایلچی نے 13 جنوری 1856ء کی شام کو حکم نامہ جنزل اوٹرم کے حوالے کیا۔

(گانا) سنوریا..............................

کوئی: وجرنتی؟ آفتابہ لے آئیو

(گانا) سنوریا ....

مرزا سجاد علی: اماں، میاں، اتنی جلدی ہاتھ کھینچ لیا اتنا سا کھایا آپ نے۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: جی مرزا صاحب، آپ تو جانتے ہی ہیں بڑا کم .... ہوں

(گانا)

میر روشن: اَلْحَمْدُ لِلّٰه

مرزا سجاد علی: دسترخوان بڑھا دو

(گانا) سنوریا.................. ملن..................

کوئی: سرکار بلا رہے ہیں

کوئی: اونہ

(گانا) کاہے...

دلہن بیگم: ہیریا، ہیریا

(گانا) بانکے سنوریا ....

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: معاف کیجئے گا چوک ہوگئی

(گانا) سنوریا ....

مرزا سجاد علی: اوں

ہیریا (ملازمہ): جوُر (حضور) دلہن بیگم بلائیں ہیں۔

(گانا) ....

ہیریا: سرکار، دلہن بیگم بلائیں ہیں آپ کو

مرزا سجاد علی : کیا بات ہے

ہیریا: اب ہم ای کیا جانیں سرکار

(گانا) ....

ہیریا: جوُر (حضور)

مرزا سجاد علی: کہہ دو آتے ہیں۔ بریانی پسند آئی۔

میر روشن: کیا یہی پوچھنے کیلئے بلا رہی ہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

ہیریا: بٹیا، سرکار کہیں کہ ہم آئے رہے ہیں۔

دلہن بیگم : کب آئیں گے۔

ہیریا: اب ای تو بتائے نئیں کہ کب آئے رہے ہیں۔

دلہن بیگم: ہیریا

ہیریا: جی

دلہن بیگم: جا کے کہہ دو ہمارے سر میں درد ہے فوراً آیئے۔

ہیریا: ہائے اللہ! تا ہم کا کائے نئیں بتایو.............. لگائے دئی

دلہن بیگم: جو کہا گیا، وہی کرو..................................

ہیریا: جی

شطرنج کے کھلاڑی

(گانا) سنوریا.......... بانکے...............

مرزا سجاد علی: شہ

میر روشن: اوں

ہیریا: اوکا سرماں درد آئے کئی ہاں سرماں بہت درد اے، ترنت بلائی ہیں

میر روشن: اماں ہو بھی آیئے، نا

مرزا سجاد علی: کہہ دو ہم آتے ہیں۔

ہیریا: اچھا

مرزا سجاد علی: رات بھر کسی کوٹھے پہ بیٹھ کر مجرا سنو تو اُف تک نہیں کرتیں۔ اپنے گھر میں بیٹھ کر معقول کھیل کھیلئے تو پیچھے پڑ جاتی ہیں

میر روشن: اماں، ہو بھی آیئے نا اتنے میں ہم اس چال کا کوئی توڑ سوچ لیتے ہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

(گانا)　　　سنوریا

مرزا سجاد علی: سر میں درد ہے۔

میر روشن　: خاکسار کا آداب بھی کہہ دیجیئے گا۔

مرزا سجاد علی: ہمارے پیچھے مہرے نہ بدل لیجیئے گا۔

مرزا سجاد علی: ارے توبہ، توبہ، کبھی یہ گستاخی ہم سے ہو سکتی ہے۔

(گانا)　　　..............................

مرزا سجاد علی: ہیریا کہہ رہی تھی۔ خدانخواستہ آپکے سر میں..............................

دلہن بیگم:　آپ کو کیا

مرزا سجاد علی: کیا مطلب

دلہن بیگم:　بڑے آئے ہمارے درد کی پروا کرنے والے۔

شطرنج کے کھلاڑی

مرزا سجاد علی: لیکن ہم تو..................

دلہن بیگم: ہمارا دم نکل رہا ہو تو آپ منہ میں پانی بھی نہ ڈالیں۔

مرزا سجاد علی: کیسی باتیں کر رہی ہیں بیگم آپ کی وجہ سے ہم ادھورا کھیل چھوڑ کر آ

دلہن بیگم: آگ لگے اس کھیل کو، موا، احمقوں کا کھیل ہے۔

مرزا سجاد علی: آپ بھی بیگم، اتنا شاندار کھیل ہے، آپ جانتی ہیں یہ ایک ہندوستانی کی ایجاد ہے اور اب ساری دنیا میں کھیلا جاتا ہے۔

دلہن بیگم: تو ساری دنیا احمق ہے۔

مرزا سجاد علی: بیگم، جب سے ہم نے شطرنج شروع کی ہے ہماری ذہانت میں سوگنا اضافہ ہوگیا ہے اب ہم بہت دُور کی سوچنے لگے ہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

دلہن بیگم: جب ہی آپ ہمارے بارے میں نہیں سوچتے

مرزا سجاد علی: کیسے نہیں سوچتے جیسے ہی ہیریا نے بتایا ہم دوڑے ہوئے آئے کھیل چھوڑ کر۔

دلہن بیگم: اس سے تو وہی اچھا تھا جب آپ اس چڑیل ڈومنی کے کوٹھے پر پڑے رہتے تھے۔ اتنا تو معلوم رہتا تھا آپ گھر آنیوالے نہیں اب تو گھر پر رہ کر بھی آپ ہم سے نہیں ملتے............................ بساط پر دن رات سرجھکائے موے ہاتھی گھوڑے سرکاتے رہتے ہیں۔ ہم یہاں دُعائیں مانگتے رہتے ہیں کہ اللہ کب یہ بازی ختم ہو اور آپ آرام فرمانے آئیں۔ اللہ ماری بازی کبھی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔ آپ کی راہ دیکھتے دیکھتے ہم باولے ہو جاتے ہیں۔ جب کچھ

شطرنج کے کھلاڑی

بن نہیں پڑتا تو ہیریا سے قصے کہانیاں سننے لگتے ہیں۔ اُس نامراد کو بھی بس تین ہی قصے یاد ہیں گھوم کے بس وہی سنا دیتی ہے اور آپ اس نامراد میر صاحب کے ساتھ

مررزا سجاد علی: بیگم ہمارے دوست کو کیوں برا کہہ رہی ہیں آپ ہم سے ناراض ہیں تو ہمیں کہیے

دلہن بیگم: موا دن رات شطرنج کھیلتا رہتا ہے اس کا ہوش ہی نہیں کہ بیوی گھر میں کیا کھیل کھیل رہی ہے۔

مرزا سجاد: لاحول ولاقوۃ، سنی سُنائی کیوں اڑا رہی ہیں آپ۔

دلہن بیگم: سنی سُنائی! اے سارا لکھنو جانتا ہے کہ میر کی بیوی کسے دوسرے کے ساتھ پھنسی ہے۔ نہیں جانتا تو آپ کا نگوڑا دوست ہی نہیں

شطرنج کے کھلاڑی

جانتا۔

مرزا سجاد علی: بیگم، آپ کے سر میں درد ہے۔

دلہن بیگم : سر میں درد ہو ہمارے دشمنوں کے

مرزا سجاد علی: کیا ؟

دلہن بیگم : کوئی درد ورد نہیں

مرزا سجاد علی: تو پھر، آپ نے ہمیں بلایا کیوں ؟ اچھا تو، پھر، ہم چلتے ہیں۔

دلہن بیگم : نہیں

مرزا سجاد علی: ارے

دلہن بیگم : ....

.... ہمارے پاس

مرزا سجاد علی: کیا کرتی ہیں، آپ

(گانا) ہوری سنوریا ....

" " " " " " "

شطرنج کے کھلاڑی

مرزا سجاد علی: کیا دیکھ رہی ہیں، آپ ؟

دلہن بیگم : آپ کی آنکھیں۔

مرزا سجاد علی: ہماری آنکھیں۔

دلہن بیگم : اللہ ماری، مہروں کو دیکھتے دیکھتے لال ہوگئی ہیں۔

مرزا سجاد علی: واقعی ؟

دلہن بیگم : آج رات ہم آپ کو واپس نہیں جانے دیں گے۔

(گانا) ....

مرزا سجاد علی: وہ بے چارے میر صاحب! ہمارا انتظار

دلہن بیگم : کبھی تو بھول جایئے شطرنج کو، ہماری خاطر

(گانا) چال چلے متوالی ....

" " " " " " "

مرزا سجاد علی: .... اتنی سردی میں

شطرنج کے کھلاڑی

(گانا) ....

...... چال چلے متوالی ....

" " ہوری سنوریا ....

آ آ آ

.... سنوریا سنوریا سنوریا

....

....

مرزا سجاد علی: او خفا نہ ہوں، بیگم اب اس طرح منہ نہ پھلایئے بات یہ ہے کہ آپ ہم ....

دلہن بیگم: آپ ہمیں نہیں چاہتے۔

مرزا سجاد علی: چاہتے ہیں بیگم۔ ہم ثابت کر دیں گے۔ ہم کل ثابت کرکے بتا دیں گے۔ آج دھیان

شطرنج کے کھلاڑی

کہیں اور تھا۔ میر صاحب باہر انتظار کر رہے
تھے۔ بازی ادھوری چھوڑ کر آئے۔

دلہن بیگم: آپ اس موئے کھیل کو چاہتے ہیں۔

مرزا سجاد علی: اچھا، یوں کرتے ہیں، کل ہم کھیل سے جلدی
نبٹ لیں گے اور پھر کھانا آپ ہی کے
ساتھ کھائیں گے۔ کل دیکھیئے گا، ہمیں آپ
سے کتنی محبت ہے۔ منظور ؟
منظور۔ آ ....

دلہن بیگم: ہیریا

ہیریا: .... بیگم

دلہن بیگم: یہاں آ کے کہانی سناؤ۔ ہمیں رات بھر جاگنا
ہے۔

میر روشن: بہت شدید درد تھا، کیا؟

شطرنج کے کھلاڑی

مرزا سجاد علی: ہاں جی

میر روشن: چی، چی، چی

مراز سجاد علی: تکلیف سے ہاتھ پیر پٹک رہی تھیں، ڈر تھا کہیں دورہ نہ پڑ جائے۔

میر روشن: چی، چی، چی، .... ہا۔ شہ

کوئی: اگلی صبح ریذیڈنسی میں جنرل اوٹرم نے اودھ کے وزیراعظم کو طلب کیا۔

وزیراعظم: ریذیڈنٹ صاحب، سلطانِ عالم یہ خبر سنتے ہی کہیں ہوش و حواس نہ کھو بیٹھیں، اُن کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ کمپنی بہادر اُن کے ساتھ یہ سلوک کرنیوالی ہے۔ اس فیصلے سے اُنہیں کتنی اذیت اور تکلیف پہنچے

شطرنج کے کھلاڑی

گی، خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

ویسٹن: وین ہز میجسٹی ہی یرز آف دِس نیو ٹریٹی، ہی وِل بی شوکڈ۔

جنرل اوٹرم: لیس .... جسٹ، سَم آپ کوپیچن، وِل یو۔

ویسٹن: سر، ہز میجسٹی وِل بی شوکڈ ٹو ہی یَر دِس۔

جنرل اوٹرم: وِل یو ٹیل دی پرائم منسٹر دیٹ آئی لائک ......

.... ہز............. میجسٹی ٹو گو تھرو دی ٹریٹی ....ایز سُون ایز پوسیبل، اِٹ اِز میٹر آف اَٹ موسٹ ارجنسی۔

ویسٹن: ریذیڈنٹ صاحب چاہتے ہیں کہ سلطانِ عالم نئے عہدنامے کی نقل دیکھ لیں اور جلد اَز جلد اپنی رائے کا اظہار کریں۔ اِس معاملے

شطرنج کے کھلاڑی

میں دیر بالکل نہیں کی جا سکتی۔

وزیراعظم: لیکن، لیکن نئے عہد نامے کی کیا ضرورت ہے، ریذیڈنٹ صاحب، بیس سال پہلے کے عہد نامے کا کیا ہوگا۔

ولیسٹن: دی پرائم منسٹر وِشز ٹو نو، وائی دی نیو ٹریٹی، وَٹ ہیپنڈ ٹو دی اولڈ۔

جنرل اوٹرم: وِل یو پلیز ٹیل دی پرائم منسٹر دیٹ اِن سپائٹ آف رپی ٹِڈ وارننگز فرام آور گورنمنٹ ہز میجسٹی ہیز میڈ نو ایفرٹ وٹ سو ایور ڈلورنگ دی لاسٹ ٹین ییرز ٹو اِمپروو دی ایڈمنسٹریشن ہی یَر اینڈ سِنس، دس ہیز کوزڈ کنسیڈرایبل ڈسٹرس اَمنگ دی کومن پیپل آف دی پرووِنس، آور گورنمنٹ ہیز نو آلٹر نیٹو بٹ

شطرنج کے کھلاڑی

ٹوٹیک میٹرز اِن ٹو دی یَر اُون ہینڈز۔

ویسٹن: پچھلے دس سال میں سلطانِ عالم نے ملکی انتظام کو سدھارنے کی کوئی کوشش نہیں کی، جس کی وجہ سے ریاست کے عوام میں بدحالی اور بے چینی پھیل گئی۔ چنانچہ ہماری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔

وزیراعظم: آپ ملکی انتظام کی شکایت کیسے کر سکتے ہیں، ریذیڈنٹ صاحب۔ ہماری رعایا تو بے حد خوشحال اور مطمئن ہے۔

ویسٹن: .... وِشز ٹو نو ہاؤ کین یو ٹاک آف مِس رُول وین دِی پیپل آر سو ہپی۔

جنرل اوٹرم: جسٹ آسک دی پرائم منسٹر اِف ہی نوز

شطرنج کے کھلاڑی

اباؤٹ .... رپورٹ۔

ویسٹن: آپ نے سیمن صاحب کا بیان دیکھا ہے ؟

وزیراعظم: ہم اُس بیان سے واقف ہیں؟ لیکن سیمن صاحب سلطانِ عالم کی مرضی کے خلاف دورے پر گئے تھے۔ اِس کے باوجود ہم نے سیمن صاحب اور اُن کے گیارہ سو آدمیوں کے تمام اخراجات برداشت کئے ۔ اُن کے لئے خیمے اور ہاتھی فراہم کئے گئے رسد کا بندوست بھی ہوا۔ اس کے باوجود اگر سیمن صاحب نے ہمارے خلاف بیان دیا تو ہماری بدقسمتی ہے اگر سیمن صاحب صوبہ بنگال کا دورہ کرتے جو کمپنی کی عملداری ہے۔

جنرل اوٹرم: اِٹ اِز نو یوز ویسٹنگ ورڈز دی گورنر جنرلز

شطرنج کے کھلاڑی

ڈسیرشن اِز اری وکیبل

مرزا سجاد علی: نمک حرامو! بھری حویلی میں سے چیز غائب ہو جائے اور تم لوگ سوتے رہو ایک ایک کو کوتوالی میں بند کرادونگا۔ کمبختو، برسوں سے کھا کھا کر مسکا رہے ہو اور اب چوریاں بھی کرنے لگے ہو۔

کوئی: دادا

مرزا سجاد علی: بہانے مت بناؤ

میر روشن: آداب عرض، مرزا صاحب۔

مرزا سجاد علی: آداب عرض! مرزا صاحب!

میر روشن: آداب عرض..... اب منہ لٹکائے کھڑے کیا ہو، دفعان ہو جاؤ۔ جا کے تلاش کرو۔

میر روشن: اماں یہ ماجرا کیا ہے۔

مرزا سجاد علی: ماجرا، ارے یہ کسی کمبخت نے ہمارے مہرے

ہی چرا لئے۔

میر روشن: یا علی

مرزا سجاد علی: ویسے بھول ہماری ہے۔ باہر چھوڑ دیئے تھے صندوق میں بند کرکے رکھنے چاہییں تھے نا اس زمانے میں کس پہ بھروسہ کریں۔

میر روشن: جی ہاں! اب کیا ہوگا۔ ہمارے پاس تو ہیں نہیں ورنہ ہم لے آتے۔ اماں، مرزا صاحب، ہم بازار کیوں نہ چلیں، وہاں سے خرید لیں گے۔

مرزا سجاد علی: میر صاحب! آج جمعہ ہے کون دکاندار آپ کے لئے اپنی دوکان کھول کے بیٹھا ہوگا۔

میر روشن: وللہ لاحولولاقوۃ آج ہم نئ چالیں سوچ کر آئے تھے، تو آج بازار کو بھی بند ہونا تھا، ساری شام غارت ہوگئ۔ ہونہ، خیر

شطرنج کے کھلاڑی

ے کٹ جائے گی عمر چند روزاں...... فکر شام
فراق کیا ہے؟

مرزا سجاد علی: میر صاحب

میر روشن: جی؟

مرزا سجاد علی: اپنے وکیل صاحب ہیں، نا

میر روشن: امتیار حسین صاحب!

مرزا سجاد علی: اُن کے دیوان خانے کا بایاں کونہ یاد ہے آپ کو؟

میر روشن: بایاں کونہ؟

مرزا سجاد علی: بایاں

میر روشن: اماں، بخوبی یاد ہے

دربان (وکیل صاحب کا): آپ بیٹھیے حضور میں اندر جا کے اطلاع کیئے دیتا ہوں۔

شطرنج کے کھلاڑی

مرزا سجاد علی: ہم سے یہ ہزاروں روپے اُگلوا چکے ہیں
مقدے بازی کے نام پہ

میر روشن: اماں، ہم سے نہیں

مرزا سجاد علی: ایک دن کیلئے مانگیں تو انکار تو نہیں کرنا چاہیے

میر روشن: کرنا تو نہیں چاہئے۔ اخاہ، چُھٹن میاں، تسلیم

مرزا سجاد علی: آداب عرض ہے

چھٹن میاں: آداب!

مرزا سجاد علی: وکیل صاحب، گھر پہ تشریف رکھتے ہیں۔

میر روشن: جی ہاں، جی ہاں، آرام فرما رہے ہیں۔ ابا جانی لیٹے ہوئے ہیں بے ہوش ہیں حکیم صاحب کو بلوایا ہے۔ تشریف رکھئے تشریف رکھیئے صبح تک تو ہنس بول رہے تھے، اللہ نے چاہا تو بہت جلد ہوش آ جائے گا۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: انشاء اللہ انشاء اللہ

مرزا سجاد علی: خدا کرے جلد ہی ہوش آ جائے۔

مرزا سجاد علی: جی ہاں

چُھٹن میاں: آمین، آمین اگر آپ کو ناگوار نہ ہو تو۔

میر روشن: نہیں، نہیں، آپ جائیں۔

مرزا سجاد علی: آپ جایئے

میر روشن: آپ جائیں میاں ....

چُھٹن : آداب عرض

میر روشن: .... چل میرے پیادے

چُھٹن میاں: جانی کو ہوش آ گیا، ابا جانی کو ہوش آ گیا، چلیے، آپ سے مِل کر بہت خوش ہو جائیں گے، چلیے

کوئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شطرنج کے کھلاڑی

یٰسن والقرآن الحکیم

اعوذ باللہ ....

میر روشن: میاں، وکیل صاحب ہوش میں تو نہیں لگتے۔

چُھٹن میاں: پورے ہوش میں ہیں، ابھی ابھی ہم سے بات کی تھی۔

(پس منظر میں تلاوتِ قرآن)

کوئی: قرآن الحکیم

چُھٹن میاں: ذرا ٹھہریئے

(پس منظر میں عربی تلاوتِ)

چُھٹن میاں: ابا جانی، مرزا صاحب اور میر صاحب ابا جانی کی احوال پرسی کے لئے آئے ہیں۔

(پس منظر میں تلاوت)

شطرنج کے کھلاڑی

چُھٹن میاں: ابا جانی، ابا جانی، ابا جانی

مرزا سجاد علی، میر روشن: اِنا لِلہِ و اِنا الہ راجعون

(گانا) آ، آ، آ تانا میں تو سے ہاری

چھوڑو ....

تانا میں تو سے ہاری

" " " " "

چھوڑو

سنو...... برہی نہیں

میں دونگی تو ہے گاری

سنو میں

تانا میں تو سے ہاری

چھوڑو

تانا ....

شطرنج کے کھلاڑی

"　"　"　"　"

"　"　"　"　"

"　"　"　"　"

نت بن چین کرت نہیں جان

"　"　"　"　"

نت بن چین کرت نہیں جان

"　"　"　"　"

پنگھٹ .... سکھی ری

چھوڑو جی، چھوڑو جی گھونگھٹانہ الٹو

"　"　"　"　"

تانا، میں تو سے ساری

چھوڑو ....

تانا، میں ....

شطرنج کے کھلاڑی

" " " " " "

تا تھئی تا تھئی دِن تا دِن تا
تھا دن تھا دن تھئی تھئی

" " " " " "

" " " " " "

سلطانِ عالم: کیا بات ہے۔ یہ کیا۔ سنبھالو اپنے آپ کو ریذیڈنٹ صاحب نے کوئی اپنی غزل سنا دی کیا؟ صرف موسیقی اور شاعری ہی مرد کی آنکھوں میں آنسو لا سکتے ہیں۔ آخر بات کیا ہے۔

وزیرِاعظم: سلطانِ عالم، آپ کا سر مبارک، تاج سے محروم ہوجائے گا۔

شطرنج کے کھلاڑی

کوئی: شاباش، بیٹا سہراب

کوئی: ایک کے دو، ایک کے دو، ایک کے دو
ایک کے دو، ما، ما، ما، میرا سہراب
آیئے لگایئے، لگایئے دل کھول کے لگایئے
....

میر روشن: اِن میں سے رستم کون اور سہراب کون ......
کوئی: .... میرا سہراب .... لگایئے
کوئی: لگایئے، دو ....
میر روشن: اِن میں سے ایک روپیہ رستم پہ لگایئے۔
کوئی: ہاں، ایک کے دو۔
مرزا سجاد علی: اماں، کیوں پیسے برباد کر رہے ہیں، میر صاحب .... شریفوں کا کام نہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

کوئی: .... سرکار ....

لگائیے اور کمائیے

میر روشن: .... او او آ جا .... نا

....

منادی کرنے والا: واسطے ساکنانِ ملک اودھ کے، بموجب
حکمِ عالم پناہ، سلطانِ عالم، بادشاہ اودھ، رعایا
کو خبردار کیا جاتا ہے کہ ممالک ....
اودھ پر کمپنی بہادر کے قبضے کی افواہ اڑانے
والوں کو بحکم سرکار گرفتار کر لیا جائے گا اور
انہیں سرکاری مجرم قرار دیتے ہوئے سخت سزا
دی جائے گی۔ عوام کو معلوم ہو کہ مُلک میں
کمپنی بہادر کی فوجیں کسی ارادہ بد سے جمع
نہیں ہو رہی ہیں بلکہ راجہ نیپال کی حفاظت

شطرنج کے کھلاڑی

کیلئے آئی ہیں جو تیرتھ کے ....

لئے جا رہے ہیں۔

میر روشن: مرزا صاحب

منادی کرنے والا: .... خبردار

میر روشن: یہ لوگ افواہیں کیوں پھیلاتے ہیں ؟

منادی کرنے والا: خبردار ....

میر روشن: آئندہ کسی نے انگریزی فوج کا نام بھی لیا تو قسم جناب امیر کی زبان کھینچ لیں گے۔ کتنا سُہانا سماں ہے اور ہم ہیں کہ شطرنج سے محروم

مرزا سجاد علی: میر صاحب، ہر مشکل کا حل موجود ہے، ڈھونڈنے والا چاہیئے، آیئے حویلی چلتے ہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

ہیریا: پوا، پوا، پوا پانی پی لو، پانی پی لو ....

ہیریا: ای کا کا، آ ہا، شاباش ....

میر روشن: پان ....

مرزا سجاد علی: ہوں، مقبول

ہیریا: پانی پیو ....

مقبول : سرکار

ہیریا: ....

مرزا سجاد علی : پیچوان لاؤ

ہیریا: سرکار کچھوا سے کہیں .... کچھوا بھیاء،
ہمرے ساتھ چلوو

شطرنج کے کھلاڑی

میرروشن: آہا واہ، واہ، سبحان اللہ حضور، مرزا صاحب آپ تو کبھی کبھی قربان ہونے کو ....

جی چاہتا ہے۔

مرزا سجاد علی: آداب، آیئے .... پیادے تو ٹھیک ہیں، وزیر اور بادشاہ بھی ٹھیک ہے لیکن یہ فیلے، گھوڑے اور رخ میں گڑ بڑ نہ کیجئے گا۔

میر روشن: تو سن لیجئے نا، فیلا، ٹماٹر، لیموں، گھوڑا، مرچی، رخ

مرزا سجاد علی: ٹھیک ہے۔

میر روشن: فیلا، ٹماٹر، لیموں گھوڑا، مرچی رخ

دلہن بیگم: مقبول

مقبول: سرکار

دلہن بیگم: نواب صاحب آگئے۔

مقبول: ہاں سرکار

شطرنج کے کھلاڑی

دلہن بیگم: اکیلے ہیں؟

مقبول: ناہیں سرکار، میر صاحب سنگ ماں ہیں

دلہن بیگم: شطرنج تو نہیں کھیل رہے۔

مقبول: کھیلت ہیں (کھیل رہے ہیں) پر مہرے سنگ ناہیں، لیموں سپاری سنگ (لیکن، مہروں سے نہیں، لیموں سپاری سے) کون جانے، شطرنج میں کون جادو ہے۔

مرزا سجاد علی: اماں، اماں، اماں، کیا کر رہے ہیں، میرصاحب یہ گھوڑا ہے۔ لیموں گھوڑا، ٹماٹر فیلا

میر روشن: اماں یہ دو نالی کس نے داغ دی؟ مقبول میاں، اماں، مقبول میاں

مرزا سجاد علی: میر صاحب

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: جی

مرزا سجاد علی: آپ کو اگر کوئی اعتراض نہ ہو تو کل سے ہم آپ کی حویلی پر کھیلیں گے۔

میر روشن: اماں، حد ہوگئی، گھر آپ کا ہے، سرآنکھوں پہ

مرزا سجاد علی: شکریہ

میر روشن: مقبول، یہ ترکاری، ہماری طرف سے بیگم صاحبہ کو پیش کر دو۔

سلطانِ عالم: آپ سب نے۔ ہمیں دھوکا دیا ہے۔ آپ سب نے۔ ہم نے اپنے رشتے داروں سے زیادہ آپ سب پر بھروسہ کیا۔ حکومت کی تمام ذمہ داریاں آپ سب کو سونپ دیں اور آپ لوگوں نے کیا کِیا، سوائے اپنی جیبیں بھرنے کے، کیا کیا ہے آپ نے ؟ کچھ نہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

سیمن صاحب نے کہا بھی تھا اِن سب لوگوں سے ہوشیار رہنا ہم نے سنی ان سنی کر دی لیکن اج ہمیں احساس ہوا کہ وہ سچ کہتے تھے اور آپ کے بارے میں جو کچھ انہوں نے کہا تھا وہ بھی غلط نہیں تھا۔

مدارالدولہ

وزیراعظم: ہمارے بارے میں، سلطان عالم

سلطانِ عالم: جی ہاں، آپ کے بارے میں

وزیرِاعظم: غلام سے ایسی کونسی خطا ہوئی

سلطانِ عالم: یہ آپ ہم سے پوچھ رہے ہیں۔ یہ کاغذ کا ٹکڑا ریذیڈنٹ صاحب کے منہ پہ نہ مار دیا آپ نے یہ نہ پوچھا کہ انہیں اُس عہدنامے کو توڑنے کا کیا حق تھا، جس میں صاف

شطرنج کے کھلاڑی

لکھا تھا کہ کمپنی ملک کی حکومت تو اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے لیکن ہماری مسند ہم سے ہر گز نہیں چھین سکتی۔ غلطی تو ہماری ہی ہے اگر تخت پر بیٹھنے سے انکار کر دیتے تو بہتر ہوتا۔ لیکن لڑکپن تھا، یہ ہیرے، جواہرات یہ چمک دمک یہ شاہی شان و شوکت، یہ سب ہمارا من بھاگئے لیکن جب ہم تخت نشیں ہوئے ہم نے ایک حقیقی بادشاہ بننے کی کوشش کی تھی اور کچھ عرصے تک بادشاہت نبھا بھی گئے۔ کیا ہم غلط کہہ رہے ہیں مدارالدولہ؟

وزیرِاعظم : قطعی نہیں، سلطانِ عالم قطعی نہیں

آپ کو ہماری فوج یاد ہے دیوان بہادر

دیوان بہادر: کیسے نہیں یاد ہوگی سلطانِ عالم

سلطانِ عالم: یاد ہے کس طرح روز مشقیں ہوا کرتی تھیں

شطرنج کے کھلاڑی

کتنے دلکش نام رکھے تھے ہم نے اپنی پلٹنوں کے بانکا، ترچھا، اختری، نادری، گھنگور اور ہماری زنانہ فوجیں حسیں، معشوق، زرق برق لباس، عربی گھوڑے، دلکی مارتے ہوئے جب گزر جاتے تھے، کتنا خوبصورت منظر ہوا کرتا تھا وہ کتنا خوبصورت لیکن ریذیڈنٹ صاحب کو یہ سب گوارا نہیں تھا۔ رچمنڈ صاحب کہنے لگے، اس فوج کی کیا ضرورت ہے۔ سرحدوں کی حفاظت کیلئے انگریزی فوج تو موجود ہے اور اس کی تنخواہ بھی تو آپ ہی دیتے ہیں، تو بیکار میں یہ پریشانی لینے کی کیا ضرورت ہے۔ بہت بہتر، رچمنڈ صاحب آپ کا حکم سر آنکھوں پر، یہ پریشانی بھی دور کیے دیتے ہیں۔ اب کیا کریں؟ آپ ہی بتائیے ہم کیا

شطرنج کے کھلاڑی

کرتے بادشاہ اگر اپنی رعایا کے لئے پریشان
نہ ہو تو کیا کرے۔ ایک بادشاہ، بادشاہت نہ
کرے تو کیا کرے۔ اس سوال کا جواب بھی
ہمیں مل گیا۔ رچمنڈ صاحب نے، نہیں بتایا۔
کسی نے نہیں بتایا۔ خودبخود مل گیا۔ آپ کو
ہمارا وہ گیت یاد ہے ، مدارالدولہ؟

وزیرِاعظم: کونسا گیت، سلطانِ عالم

سلطانِ عالم: ؎ ترپ ترپ تگری دین گجری
.... کون دیس گیو، سانوریا

وزیرِاعظم: بے شک یاد ہے۔

سلطانِ عالم: آپ جانتے ہیں ہم نے یہ گیت کب اور
کہاں رچا تھا۔

وزیرِاعظم: جی نہیں۔

سلطانِ عالم: یہیں، یہیں، اس تخت پر اور وہ بھی بھرے

شطرنج کے کھلاڑی

دربار میں۔ سارا منظر ایک تصویر کی طرح
ہمارے سامنے ہے۔

کوئی: .... مدعی کا ....

سلطانِ عالم: ایک آدمی ہمارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا
ہے

کوئی: .... مہربانی

سلطانِ عالم: اُس کی فریاد سنی جا رہی ہے۔

کوئی: شہاب الدین

سلطانِ عالم: کہ اچانک ایک بڑی انوکھی بات ہوتی ہے۔
ہمارے کانوں میں اُس کی آواز آنا بند ہو
جاتی ہے اور اُس کے بجائے

ے گجری دین گجری، کون دیس گیو، سانوریا
.... آئے اکھیاں ....
ترپ ترپ گئے چیزیا ....

شطرنج کے کھلاڑی

تم رے گھورن مورے دوار سے جو نکدے
سدھ بھول گئی میں بانوریا
ترپ ترپ نگری رین گجری
کون دیس گیو، سانوریا

درباری امرا: واہ سبحان اللہ واہ

سلطانِ عالم: اور یہی تھا ہمارا جواب، یہی، نہیں مدارالدولہ ہم بادشاہت کے لائق نہیں تھے۔ پر اگر ہماری رعایا آ کر ہم سے شکایت کرتی، کہتی، جانِ عالم آپ گدی چھوڑیئے ہم آپ کو نہیں چاہتے۔ آپ کے راج میں ہم دکھی ہیں بیزار ہیں تو بخدا، ہم اُسی وقت تاج و تخت سے دستبردار ہو جاتے۔ لیکن ہماری رعایا نے ایسا نہیں کہا کیونکہ ہم نے کبھی اُن سے اپنی اصلیت نہیں چھپائی۔ انہیں معلوم تھا ہم کیسے

شطرنج کے کھلاڑی

بادشاہ ہیں اور اُس پر بھی انہوں نے ہمیں چاہا۔ آج دس برس کے بعد بھی ہمیں اُن کی آنکھوں میں پیار دکھائی دیتا ہے۔ وہ گلی کوچوں میں ہمارے گیت گاتے ہیں۔مدارالدولہ ذرا ریذیڈنٹ صاحب سے جا کر معلوم کیجئے، انگلستان کے کون کونسے بادشاہ گیت لکھا کرتے تھے اور ملکہ وکٹوریا کی رعایا اُن کے کتنے گیت گاتی ہے۔ سرکار بہادر فوج بھیج رہی ہے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ وہ ڈرتے ہیں انہیں خوف ہے کہ اودھ کے عوام اُن کے مقابلے کیلئے نہ کھڑے ہو جائیں انہیں معلوم ہے کہ اودھ والے لڑنا بھی جانتے ہیں۔ ہماری مظلوم رعایا میں سے ہی کمپنی فوج کے بہترین سپاہی بھرتی ہوا کرتے ہیں۔ ہے نا یہ عجیب سی

شطرنج کے کھلاڑی

بات مدارالدولہ۔ ہماری بھوکی، ستائی ہوئی، مظلوم رعایا میں سے ہی کمپنی فوج کے بہترین سپاہی بھرتی ہوا کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے تجھے آدھا اوَدھ تو دے ہی دیا ہے سرکار بہادر اب تجھے بچا کچھا علاقہ بھی چاہئے۔ ہماری مسند بھی چاہئے۔ یہ سزا ہے ۔ ہمار بدانتظامی، نااہلی کی سزا ہے، یہ لیکن، اگر ہماری رعایا اتنی ستائی ہوئی ہے، انگریزی علاقے میں جا کے پناہ کیوں نہیں لیتی۔
تیرے پاس کیوں نہیں جاتی، کیوں نہیں کہتی کہ ہمیں اس ظالم، نالائق بادشاہ سے بچاؤ، کیوں۔

شطرنج کے کھلاڑی

(پس منظر میں ڈھول کی آواز)

مدارالدولہ، جایئے اور ریذیڈنٹ صاحب سے
کہہ دیجیئے۔ اس طرح اُن کے مانگنے سے ہم
مسند نہیں دیں گے۔

(پس منظر میں ڈھول کی آواز)

اسے حاصل کرنے کیلیئے، ہم سے مقابلہ کرنا ہوگا

جنرل اوٹرم: آئی ڈونٹ لائک .... بزنس، فائرا۔
نوٹ وَن بٹ اینڈ اِٹ سرٹنلی........... کریڈٹ
ٹو کمپنی۔ یو نو مائی ویوز آن سندھ؟

فائرا: آئی ڈو سو

جنرل اوٹرم: وی ہیو ایون .... لیس جسٹی فیکیشن
فور کنفیسکیشن ہی یرَ دین وی ہیڈ اِن سندھ
.... رائٹ اِن مای رپورٹ، فلی

شطرنج کے کھلاڑی

اینڈ ورسٹ ایوری تھنگ دیٹ سیمن سیڈ، دی
دی ایڈمنسٹریشن ہی یرَ اِز .... اینڈ
آئی ڈونٹ لائک فیٹ کنگ آئدر بٹ اے
ٹریٹی اِز اے ٹریٹی۔ آئی ڈونٹ
.... فلی ریلائز دی کِنگ اِز
پرفیکٹلی۔
جسٹی فائیڈ ان اِنسٹنگ آن دی ولیڈٹی آف
دی اَرلیر ٹریٹی، اینڈ رفیوزنگ ٹو سائن دی
نیووَن۔

فائرا: بٹ واز نوٹ دی ٹریٹی آف 37 ابروگیٹڈ
.... بائے دی کورٹ آف ڈائریکٹرز

جنرل اوٹرم: سو، اِٹ واز، بٹ بائے این اِن ایکسکیوز
ایبل .... آن دی پارٹ
آف آور گورنمنٹ، دی کِنگ آف اوَدھ واز

شطرنج کے کھلاڑی

نیور انفارمڈ۔

فائرا: او، ڈیر

جنرل اوٹرم: دیر فور، دَو وی آر فُلی اینٹائٹلڈ ٹوٹیک اوور
دی ایڈمنسٹریشن وی کین نوٹ ڈسپنس وِد کنگاینڈ
وی کین نوٹ اپروپری ایٹ دی ریونیو۔
نیوردی لیس .... آئی ایم کالڈ
اپون ٹو .... سائن، سو، وی
ڈونٹ لوز فیس وائل وی گین دی کِنگڈم،
ہی مووز آوٹ وی موو اِن ....
مارچ اِن، .... وی ٹیک اووَر۔

فائرا: وٹ، اِف ہی شُڈ رفیوز ٹو ابڈیکیٹ

جنرل اوٹرم: وی، سِٹل ٹیک اووَر، فائرا۔ دی انیکسیشن آف
اوَدھ اِز .... ور آل ریڈی
سٹینڈنگ آن برٹش ٹیریٹوری اینڈ آور گریسش

شطرنج کے کھلاڑی

کوئن آل ریڈی ہیز 5 ملین مور سبجیکٹس،
اینڈ اووَر اے ملین پاؤنڈز اے یئر مور اِن
ریونیو نو، نو، نو، نو، دی کوئسچن اِز نوٹ ویدر
ہی وِل ابڈیکیٹ بٹ ویدر وی کین اینشورا ے
پیسفل ٹیک اوور اینڈ آئی ایم افریڈ دی
آنسر اِز نوـ وی کین نوٹ، یو نو .... اودَھ
ڈز نوٹ لیک فائٹنگ مین ....
ٹروپس، فرام ہی یر ....
کِنگ ہیز اُون ٹروپس، سو .... نمبر
آف فیوڈل بیرنز .... ہو سٹینڈ ٹو لُوز
باـئے آور ایکشن ـ اِف دیز پیپل رائز اِن دی
ڈیفنس آف دی پرووِنس وی ہیو نو چوائس بٹ
ٹو ہنز .... ٹو فائر ہز اُون برادرز
یو سی دی ڈلمّا۔

شطرنج کے کھلاڑی

فائرا: آئی ڈو انڈیڈ

جنرل اوٹرم: آئی مین، اِف، ہی، اِف، سی ڈسائڈز ٹو
ابڈیکیٹ، لوزز ہز تھرون، آف کورس، بٹ دیر
آر کمپنسیشنز، ہی ہیز ون ہنڈرڈ تھاؤزنڈ روپیز
اے منتھ، ایز این الاؤنس، ہی کین گو اَپ
آل پریٹنس آف ہیونگ ٹو رول
.... بٹ ہو نوز وٹ از ہی گوئنگ
ٹو ڈو، ڈز اینی ون ایور نو ڈز ہی نو
ہمسیلف ....
.... ہی، کونسٹنٹلی............
............بِگسٹ بنڈل آف کونٹرا
ڈکشنز آئی ہیو ایور کم آکروس، آئی مین اے
ڈِواؤٹ مین، پریز فائیو ٹائمز اے ڈے نیور
ڈرنکس اینڈ کیپس اے حیرم (حرم) فور دی

شطرنج کے کھلاڑی

سائز آف اے رجمنٹ کِنگ سنگز، ڈانسز،
ورسا فائز، پلیز .... فلائز کائٹس
فرام دی پیلس رُوف ....سٹرٹس
اراؤنڈ دی سٹیج سراؤنڈڈ بائے فرولکنگ ناچ
گرلز، مائی گاڈ، فائرا، آئی ہیو ڈیلنگز
..............................مومنٹ، بٹ...........................
آئی کین نوٹ میک ہم آوٹ ، کین یو

فائرا: ویل، آئی نو ہی کین بی آبسٹی نیٹ ، ہی از
دی اونلی کنگ ان دی اینٹائر آور ڈائنسٹی
ہوہیز رفیوزڈ ٹو بی ٹریٹڈ بائے این انگلش
ڈاکٹر۔

جنرل اوٹرم: ہو ڈز ہی کنسلٹ ؟

فائرا: کویکس، فرام وَٹ آئی کین گیٹ

جنرل اوٹرم: سٹبرن فول دی فِر اِز ہی ڈسائڈز ٹو بی

شطرنج کے کھلاڑی

آبسٹی نیٹ .... ٹریٹی ....

.... آسکس فور اے کوئنگ

رپلائنگ، ویل، نوون ہیزنٹ یٹ گم اینڈ ٹائم

اِز رنگ آوٹ۔ فائیو ڈیز ٹو گو۔ آئی سٹل

.... فرام دی کنگ۔یو نو

وَٹ دیٹ مینز، آئی شیل ہیو ٹو آسک فور

این انٹرویو، آئی ....

.... ٹو تِھنک آف اِٹ

فائزا: آئی نو یو ڈونٹ لائک دیم

جنزل اوٹرم: لائک دیم ....

.... کین یو تھینک

آف اینی تھنگ مور پرپیپوسٹرس فرام دی رویل

ایمبریس .... ایکسٹرا

...... آرڈی نری پرفیوم ہی یوزِز۔

شطرنج کے کھلاڑی

فائزا: یو مین دِس۔

جنرل اوٹرم: او، مائی گڈ مین، دیٹ از اِٹ

فائزا: اِٹ از عطر دیٹ ایوری ون یوزر اِٹ ہی یَر

جنرل اوٹرم: عطر ؟

فائزا: این ایکسٹریٹ آف روز ....

روز، آئی تھِنک۔

جنرل اوٹرم: ....مائی یونیفارم سٹل رِیکس آف اِٹ، تھری منتھس آفٹر مائی لاسٹ انٹرویو

.... مور ....

کنونینٹ اِف ہی اِز اِن پردہ لائک ہِز وومن فوک، ایٹ لیسٹ وَن وِل بی سپیرڈ آف دی ایکسٹریم پراکسی مٹی۔

فائزا: ہیو یوکنسیڈرڈ سپیکنگ ٹو دی کوئن مدر۔

شطرنج کے کھلاڑی

جنرل اوٹرم: آئی ہیو، ہیو اِنڈِیڈ، اِن فیکٹ آئی ایم گوئنگ ٹو سی ہر ٹومورو مورننگ۔ آئی انڈرسٹینڈ شی اِز اے ویری سینسیبل وومن۔

فائزا: شی اِز نون ٹو گِو ہم گُڈ ایڈوائس اِن دی پاسٹ

جنرل اوٹرم: سو، آئی ایم ٹولڈ ....گڈُ ایڈوائس اِن .... گڈُ فار ہوم، فائزا، گڈُ فور ہِم، گڈُ فور اَس، گڈُ فور کمپنی، گڈ فور دی پیپل۔ وائے شُڈ شی .... آن آور بی ہاف، وائے شُڈنٹ شی ٹیک ہِز سائڈ، آفٹر آل ہی اِز ہر اُون سَن، وی آر تھروئنگ ہم آوٗٹ، آر وی نوٹ، آئی ڈونٹ

شطرنج کے کھلاڑی

لائک اِٹ فائرا، آئی ڈونٹ لائک اِٹ اَیٹ آل ....

.... یو ہیو ٹو گو تھرو وِد اِٹ دیٹ از دی پرابلم

.... از مائی کمپلینٹ ڈاکٹر، دیر اِز نتھِنگ یوکین پریسکرائب فور اِٹ، نتھنگ۔

میر روشن: رفیق میاں

مرزا سجاد علی: اماں میر صاحب

میر روشن: جی

مرزا سجاد علی: یہ تو ہمارے دیوان خانے سے بھی زیادہ آرام دہ ہے، نہ شور نہ غل اچھی چالیں سوجھیں گی

میر روشن: محبت ہے آپ کی حضور .... پیچوان لے آیئے اور بیگم سے کہیے گا کہ آج شام

شطرنج کے کھلاڑی

کے خاصے پر مرزا صاحب بھی ہمارے ساتھ
ہونگے اور رفیق میاں، پان

مرزا سجاد علی: میر صاحب

میر روشن: جی

مرزا سجاد علی: وہ وصلی دکھانا تو آپ بھول ہی گئے جو آپ
کی بیگم کو بہت پسند ہے۔

میر روشن: اماں، مرزا صاحب، تشریف تو رکھیں

رفیق میاں: منجھلی بیگم

منجھلی بیگم: کیا ہے

رفیق میاں: سرکار پان مانگت ہیں مرزا صاحب آواں،
خاصے پر ساتھ کھائیاں

منجھلی بیگم: پان لے جاؤ

میر روشن: بیگم کو منا لیا۔ کل رات تو بہت خفا تھیں۔
بڑا ٹیڑھا مسئلہ ہے۔ چل میرے پیادے، بسم

شطرنج کے کھلاڑی

اللہ۔

مرزا سجاد علی: بیوی ہو میر صاحب۔

میر روشن: جی

مرزا سجاد علی: تو ہر مسئلہ ٹیڑھا ہوتا ہے آپ کا کیا خیال ہے۔

میر روشن: کچھ بیویاں ٹیڑھا مسئلہ ہوتی ہیں اپنے ہاں تو کوئی مسئلہ نہیں

(گانا) ....

منجھلی بیگم: عقیل میاں

عقیل: کیا ہوا۔

منجھلی بیگم: آج وہ گھر پر ہی ہیں۔ دیوان خانے میں بیٹھے کھیل رہے ہیں۔

عقیل: کھیل رہے ہیں؟

شطرنج کے کھلاڑی

منجھلی بیگم: شطرنج

عقیل: شطرنج؟

منجھلی بیگم: شطرنج، مرزا صاحب کے ساتھ اس سے پہلے کبھی گھر پر تو نہیں کھیلی۔

اللہ، میرا تو جی ہولا جاتا ہے، عقیل کہیں انہیں شک تو نہیں ہو گیا۔

عقیل: ماموں جان شطرنج کھیل رہے ہیں۔

منجھلی بیگم: کہیں کوئی اونچ نیچ ہوگئی، تو

عقیل: ہو ہی نہیں سکتی۔ جب کھلی بساط سامنے ہو تو سوائے مہروں کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

منجھلی بیگم: ارے ہاں! یہ تو وہ بھی کہہ رہے تھے۔

میر روشن: بڑے بول کا سرنیچا ہو، حضور۔ اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتے ہیں۔ چراغ لے کر ڈھونڈیے تو

شطرنج کے کھلاڑی

اَپنی جیسی نیک اور محبتی بیگم آپ کو نہیں ملے گی۔ ایسی سلجھی ہوئی طبیعت پائی ہے کہ شکایت کا موقع ہی نہیں دیتیں۔

منجھلی بیگم: چار

میر روشن: اماں اور تو اور ، شطرنج سے لگاؤ رکھتی ہیں۔

مرزا سجاد علی: اماں نہیں

میر روشن: اماں ہاں۔ ایک دن ہم نے یونہی بتا دیا تھا کہ شطرنج کیونکر کھیلی جاتی ہے۔ وہ دن اور آج کا دن، اماں اگر ہمیں دیر ہوتی ہے تو یاد دلاتی ہیں۔ یہ کہ، اماں، جلد جایئے، مرزا صاحب انتظار کر رہے ہوں گے۔

مرزا سجاد علی: سبحان اللہ

میر روشن: اور رات کو جب دیر سے ہم آتے ہیں تو

شطرنج کے کھلاڑی

سر میں روغنِ بادام کی مالش کرتی ہیں کہ
نیند جلد آ جائے۔

مرزا سجاد علی: ماشاء اللہ، ماشاء اللہ اماں، کہاں چلے۔

میر روشن: اماں وہ وصلی

مرزا سجاد علی: بیگم صاحبہ کو ہمارا آداب دے دیجئے گا۔

میر روشن: اور ہاں، ہمارے پیچھے مہرے نہ پلٹ دیجیے
گا۔

منجھلی بیگم: اللہ

میر روشن: ے ذرا تم .... ہو تو

منجھلی بیگم: شی، نہیں، نہیں، ابھی باہر نہیں نکلیے۔ ابھی
ٹھیک نہیں ہے۔

میر روشن: اماں کچھ ہمیں بھی تو بتائیے کیا مصیبت آگئی۔

منجلی بیگم: جی، جی، یہ چُھپ رہے ہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: یہ تو ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ یہ چھپے ہیں مگر کیوں۔

میر روشن: کون اِن کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ کیا کرکے آئے ہیں یہ صاجزادے، کسی پہ ہاتھ چھوڑ بیٹھے ہیں، کیا یا علی اماں، بولتے، کیوں نہیں ہو، منہ میں دہی جما ہے کیا، کیا ہوا۔

عقیل: جی، جی کچھ نہیں۔

میر روشن: تو کون ان کے پیچھے

منجھلی بیگم: شی

میرروشن: کون پیچھے پڑا اِن کے

عقیل: فوج، فوج پیچھے، فوج پیچھے پڑ گئی تھی، فوج

میر روشن: فوج! ؟

عقیل: جی ہاں

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: کس کی فوج

عقیل: ہماری فوج

منجلی بیگم: بادشاہ کی فوج

عقیل : بادشاہ کی فوج

میر روشن: اچھا

عقیل: جی ہاں! ماموں جان، جنگ کا اندیشہ ہے۔ کمپنی کی فوج کانپور تک پہنچ گئی ہے۔ بادشاہ کی فوج میں زبردستی بھرتی ہو رہی ہے۔ اُن کے پاس سپاہیوں کی کمی ہے، نا۔

منجھلی بیگم: بہت سارے لوگوں کو پکڑ کے لے گئے ہیں وہ لوگ

میر روشن: یعنی آپ کو بھی معلوم ہے یہ سب

منجھلی بیگم: مجھے عقیل میاں نے ابھی ابھی بتایا ہے۔

میر روشن: اچھا

شطرنج کے کھلاڑی

عقیل: سرکاری افسر گھر گھر تلاشی لے رہے ہیں ہمارے گھر بھی آئے تھے وہ۔

منجھلی بیگم: مگر یہ مہتابی سے کود کر نکل بھاگے ہیں۔

عقیل : جی ہاں

میر روشن: میاں، بھاگتے ہوئے تمہیں کسی نے دیکھا تو نہیں۔

عقیل: کہہ نہیں سکتا، ماموں جان، سرکار کا سوار تھا لیکن۔

منجھلی بیگم: گھوڑے کی ٹاپیں تو میں نے بھی سنی تھیں۔

میر روشن: کب

منجھلی بیگم: بس، آپ کے آنے سے ذرا پہلے، ٹپا ٹپ، ٹپا ٹپ، ٹپاٹپ

میر روشن: لیکن، یہاں چھپنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہماری خواب گاہ میں کوئی بھی نہیں آسکتا۔

شطرنج کے کھلاڑی

عقیل: اب، جو جی میں،

منجھلی بیگم: جی جی یہ بوکھلا گیا تھا۔

عقیل: جی

منجھلی بیگم: بچوں کی طرح سہم جاتا ہے ، چڑیا سا دل ہے نا، دیکھیے، دیکھیے، دیکھیے نا کیسے پتے کی طرح کانپ رہا ہے، بیچارہ۔

میر روشن: ہاں، ایک کٹورا گرم دودھ پلا دیجیئے گا، ان کو۔ خیر میاں صاحبزادے یہاں تم بالکل محفوظ ہو، بالکل۔

عقیل: یا اللہ

منجھلی بیگم: یا اللہ

میر روشن: گھر گھر تلاشی ہو رہی ہے مرزا صاحب، انگریزوں سے لڑنے کیلیئے جبری بھرتی ہو رہی ہے۔

شطرنج کے کھلاڑی

مرزا صاحب: اماں میر صاحب، آپ اتنی جلد بھول گئے، اَفواہ اڑانے والے کو کیا سزا ملے گی۔

مرزا سجاد علی: عقیل!

میر روشن: ہاں، نواب عتیق الرحمٰن کا لڑکا، رشتے میں بھانجا لگتا ہے۔

مرزا سجاد علی: کب بتایا۔

میر روشن: ابھی ابھی!

مرزا سجاد علی: ابھی ابھی؟

میر روشن: ہاں اماں، ہماری خواب گاہ میں چھپا بیٹھا ہے۔ بچوں کی طرح سہم جاتا ہے۔ چڑیا سا دل ہے۔ مارے ڈر کے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ مرزا صاحب، بادشاہ کے سپاہیوں کو کئی مہینے سے تنخواہ نہیں ملی ہے۔ تو وہ تو لڑنے سے رہے۔ اب ہمیں کو کچھ

شطرنج کے کھلاڑی

کرنا پڑے گا۔

مرزا سجاد علی: یعنی آپ لڑنا چاہتے ہیں۔

میر روشن: اماں، لاحول ولاقوۃ، ہم کیوں لڑیں۔

مرزا سجاد علی: میر صاحب، خاک ڈالئے اس لڑائی وڑائی پر، چلیے چال چلیے۔

میر روشن: اماں، اب کیسے کھیلیں مرزا صاحب، اب تو یہ حویلی بھی محفوظ نہیں رہی۔

مرزا سجاد علی: تو کیا کِیا جائے، واپس ہماری حویلی پہ چلیں۔

میر روشن: نہیں، نہیں، اُس کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

مرزا سجاد علی: تو پھر

میر روشن: اماں یہ کرتے ہیں کہ .... اماں وہ پھر آ رہے ہیں............... آپ اُٹھ کیوں

رہے ہیں، اماں، کیا غضب کر رہے ہیں، اماں، خدا کے واسطے باہر نہ دیکھیے گا، وہ دیکھ لیں گے۔

مرزا سجاد علی: مگر یہ تو کسی کو تلاش نہیں کر رہے ہیں۔ آپ تسلی رکھیئے، میر صاحب، گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

میر روشن: یہ آپ، یہ کیوں .... آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟

مرزا سجاد علی: ہم اپنے دوست اور نواب برہان الملک کے رسالدار کے لگڑ پوتے میر روشن علی پہ ہنس رہے ہیں۔

میر روشن: اماں، مرزا صاحب، مرزا صاحب، ذرا ہوش میں آیئے، حضور، ذرا ہاں، سنیے میری بات۔

مرزا سجاد علی: سن لی۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: چلیے، یہاں سے بھاگ نکلتے ہیں۔

مرزا سجاد علی: بھاگ، بھاگ نکلتے ہیں۔ کیوں میاں شطرنج چھوڑ کے۔

میرروشن: نہیں، میاں شطرنج لے کر، شطرنج تو کھیلیں گے، مگر یہاں یا آپ کی حویلی میں نہیں کھیلیں گے۔

مرزا سجاد: اور کہاں کھیلیں گے۔

میر روشن: یہ کرتے ہیں، گومتی پار ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں ہے ایک چھوٹی سی ویران مسجد۔ وہاں کوئی نہیں آتا جاتا، چڑیا کا بچہ تک نہیں پھٹکتا، وہاں آرام سے کھیل لیں گے۔ کوئی کھٹکا نہیں رہے گا۔ میاں صبح تڑکے کے بعد

مرزا سجاد علی: آپ نے وہ مسجد دیکھی ہے؟

میر روشن: اماں، انہیں آنکھوں سے، بندہ نواز انہی آنکھوں

شطرنج کے کھلاڑی

سے، صبح تڑکے چلیں گے، جُھٹ پٹے میں
لوٹ آئیں گے اور اندھیرے میں کوئی پہچانے
گا بھی نہیں۔ شطرنجی لیں گے بغل میں، ساتھ
میں بساط اور ....

مرزا سجاد: اور کھانا

میر روشن: ایک ہی بار تو کھانا ہے۔ کسی نانبائی کی
دوکان سے کباب روٹی منگوا لیں گے۔

مرزا سجاد: اور ہتھیار، ہتھیار تو ساتھ رکھنے پڑیں گے۔
نواب واجد علی شاہ کے عہد میں نہتے گھومنے
والے گھر واپس نہیں آتے۔

میر روشن: اماں تو لے لیں گے۔ تمنچے

(منظر بدلتا ہے)

ویسٹن: بیگم صاحبہ ہیز سین ٹریٹی

جنرل اوٹرم: آئی ہیو کم ٹو یو بیگم صاحبہ بیکوز آئی نو آئی

شطرنج کے کھلاڑی

کینِ ٹرسٹ یو ٹو گِو یور سن گڈ کونسل، ایز
یو ہیو ڈن اِن دی پاسٹ۔

ویسٹن: ریذیڈنٹ صاحب اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ
اُنہیں یقین ہے کہ ملکہ عالیہ ہمیشہ کی طرح
اس بار بھی سلطانِ عالم کو نیک صلاح دیں
گی۔

ملکہ عالیہ: اگر ہم سلطان عالم کو انگریزی فوج سے
مقابلے کی صلاح دیں تو ....

ویسٹن: وٹ اِف بیگم صاحبہ وُڈ ایڈوائز ہر سن ٹو
آرڈر ہز ٹروپس ٹوٹیک اَپون
....

جنرل اوٹرم: ٹیل ہر اِٹ وُڈ بی موسٹ اِمپروڈینٹ۔

ویسٹن: یہ دانشمندی نہیں ہوگی، بیگم صاحبہ

جنرل اوٹرم: آئی ہیو کم ہی یَر وِد اونلی ون پرپز ٹو اینشور

شطرنج کے کھلاڑی

دیٹ ہز میجسٹی سائن دی نیو ٹریٹی اینڈ آئی
وُڈ بی گریٹلی ....
.... بیگم صاحبہ، اِف شی وُڈ
ریکویسٹ ہز میجسٹی ٹو ڈو سو۔

ویسٹن: ریذیڈنٹ صاحب کے یہاں آنے کا ایک ہی مقصد ہے کہ سلطانِ عالم عہد نامے پر دستخط کر دیں اگر ملکہ عالیہ یہ دستخط کرا سکیں تو ریذیڈنٹ صاحب بہت شکر گزار ہونگے۔

ملکہ عالیہ: ریذیڈنٹ صاحب، جس عہد نامے کو ہم خود نہ سمجھ سکے ہوں، اُس پر دستخط کرنے کیلئے کیسے کہہ سکتے ہیں۔ واجد علی شاہ کو آپ کی حکومت کی منظوری سے تخت پر بٹھایا گیا تھا۔ اگر وہ ایک اچھا بادشاہ ثابت نہیں ہوا تو کمپنی خاموش کیوں رہی۔ اُس کی مدد کیوں

شطرنج کے کھلاڑی

نہیں کی گئی۔ ملکی انتظام کو سدھارا کیوں نہیں گیا۔ دس سال بعد اسے تخت سے اتار دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ کیا ہمارے بیٹے نے آپ کی حکومت کی شان میں کبھی گستاخی کی ہے۔ ریذیڈنٹ صاحب، آپ بھول گئے ہیں، ایک سال پہلے جب لکھنو آئے تھے، تو آپ کا استقبال کس طرح کیا گیا تھا۔ کیا ہندوستان کے کسی کونے میں اس سے زیادہ خلوص اور مہمان نوازی دیکھی ہے، آپ نے۔

جنرل اوٹرم: ڈز دی بیگم صاحبہ اپریشی ایٹ دیٹ ہز مجسٹی از بینگ آفرڈ موسٹ جنرس کمپنسیشنز .... ایکشن، آور گورنمنٹ از...... اگینسٹ ہم۔

ویسٹن: بیگم صاحبہ غور فرمائیں کہ ہماری حکومت جو

شطرنج کے کھلاڑی

قدم اُٹھا رہی ہے اُس کا شاندار معاوضہ بھی دے رہی ہے۔

ملکہِ عالیہ: لاٹ صاحب کمپنی کے نوکر ہیں یا نہیں ہیں؟

ویسٹن: اِز نوٹ دی لارڈ اے سرونٹ آف دی کمپنی؟

جنرل اوٹرم: یس، ہی اِز

ویسٹن: جی ہاں، ہیں۔

ملکہِ عالیہ: اورملکہ انگلستان کے بھی نوکر ہیں۔

ویسٹن: اِز ہی نوٹ آلسو اے سرونٹ آف کوئن آف انگلینڈ ؟

جنرل اوٹرم: یس

ویسٹن: جی ہیں۔

ملکہِ عالیہ: کیا ملکہ انگلستان کو یہ معلوم ہے کہ اُن کا نوکر اُس شاہِ اودھ کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے جو سوائے خدا کے کسی کو جواب دہ

نہیں۔

ویسٹن: ڈز دی کوئن آف انگلینڈ ریلائز ہاؤ ہر سَروَنٹ اِز ٹریٹنگ ہر میجسٹی، ہو اِز دی سَروَنٹ آف گاڈ آل مائٹی اینڈ نو باڈی ایلس۔

ملکہِ عالیہ: ریذیڈنٹ صاحب، لاٹ صاحب سے کہہ دیجئے ہمیں معاوضہ نہیں چاہئے، ہمیں انصاف چاہئے۔ اگر ملکہ کے نوکر ہمیں انصاف نہیں دے سکتے تو ہم خود ملکہ وکٹوریا کے پاس جا کر فریاد کریں گے۔

(منظر بدلتا ہے)

وزیراعظم: آج ریذیڈنٹ صاحب ملکہ عالیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ مالکہ عالیہ نے انہیں مطلع کر دیا کہ وہ خود لندن تشریف لے جائیں گے، تاکہ ملکہ انگلستان سے انصاف طلبی

شطرنج کے کھلاڑی

فرمائیں۔ ملکہ عالیہ کو یقین ہے کہ ملکہ وکٹوریا اوَدھ پر حضور کی حکومت کو بحال کر دیں گی۔

کوئی: اوَدھ کے تعلقہ اداروں اور زمینداروں کی طرف سے بھی ایک اطلاع آئی ہے وہ لوگ حضور کے اِشارے کے منتظر ہیں۔ اگر حکم ہو تو ایک لاکھ سپاہیوں کی مشترکہ فوج اور ایک ہزار توپیں کمپنی کی پیش قدمی روکنے کیلیے تیار ہیں۔

سلطان عالم: جب چھوڑ چلے لکھنو نگری
کہیں حال کہ ....
کہیں حال کہ ہم پر کیا گزری
جب چھوڑ چلے لکھنو نگری

شطرنج کے کھلاڑی

کمپنی، بہادر تو اِس سر سے تاج تو چھین لے گی، لیکن ہمارے سر کو جُھکائے گی کیسے۔ انگریز سرکار نے ہم سے وظیفے کا وعدہ کیا ہے، ایک بادشاہ کی حیثیت سے نہ سہی، اوَدھ کے ایک عام انسان کی حیثیت سے ہمیں اُن کا شکریہ تو ادا کرنا ہی چاہیئے۔ ریذیڈنٹ صاحب کو اطلاع کر دی جائے کہ کل صبح آٹھ بجے اُن کی تشریف آوری ہمارے لئے باعثِ مسرت ہوگی لیکن اُن کے آنے سے پہلے تمام مورچہ بندیاں ختم کر دی جائیں توپیں اتار لی جائیں اور پہرے داروں سے اُن کے ہتھیار لے لئے جائیں۔ اور اعلان کروا دیا جائے کہ جب انگریز فوج لکھنو میں قدم رکھے گی تو ہماری رعایا اُن

شطرنج کے کھلاڑی

کے مقابلے کی کوئی کوشش نہ کرے۔

(منظر بدلتا ہے)

مرزا سجاد علی: اماں میر صاحب، کہاں ہے آپ کی مسجد

میرروشن: اماں، سارا نقشہ آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے، آنگن میں وہ اِملی کا درخت

مرزا سجاد علی: کہیں انگریزی فوج نے شہید تو نہیں کر دیا، آپ کی مسجد کو۔

میر روشن: خدا نہ کرے، خدا نہ کرے .... اے میاں صاجزادے، .... ان سے پوچھ لیتے ہیں۔

مرزا سجاد علی: اماں سنو، اِدھر آؤ .... یہاں ایک مسجد ہوا کرتی تھی، ٹوٹی پھوٹی، ویران سی .... نہیں۔

شطرنج کے کھلاڑی

کلو: ایک مسجد ہے، دو کوس پر

مرزا سجاد علی: پرانی مسجد ہے ؟

کلو: اُو تو حال ہی ماں بنی ہے۔

مرزا سجاد علی: میر صاحب! وہ مسجد کہیں خواب میں تو نہیں دیکھی تھی آپ نے کچھ تو بولیے

میر روشن: معاف کیجئے گا، مرزا صاحب، پھر بھول ہوگئی، اماں، وہ مسجد تو کانپور میں تھی۔ بچپن میں دیکھی تھی، اس لئے تو یہ نادانی ہوگئی۔ اب کیا کیا جائے، مرزا صاحب، ایسی غلطیاں تو ہو ہی جاتی ہیں۔ اُستاد مرحوم نے کہا خوب کہا ہے کہ

؎ گزرے ہیں اوقات عین غفلت میں

مرزا سجاد علی: خاک ڈالیے اِس شعر پہ، یہ بتایئے، اب بیٹھا کہاں جائے، سرسوں کے کھیت میں؟

شطرنج کے کھلاڑی

کلو: ہماری بیٹھک ماں براجیے سرکار، پاسی ماں ہے

مرزا سجاد علی: اور کون کون ہے، وہاں

کلو: کونو نہیں سب بھاگین۔

مرزا سجاد علی: بھاگ لئے ہیں؟

کلو: سیتا پور

مرزا سجاد علی: کیوں؟

کلو: گوری پلٹن آئی رئی ہیں، نا حضور، اُو کا مار ڈالے، تو

مرزا سجاد علی: تم نہیں بھاگے

کلو: ہم گوری پلٹن کو دیکھا چاہی حضور

مرزا سجاد علی: تم اُن سے ڈرتے نہیں

کلو: اُن کی لال وردی ہم کو بہت بھاوت ہے۔

شطرنج کے کھلاڑی

او آجا آ رئی ہے ایہ رستے پہ تو آئے رئی

اے۔

میر روشن: لڑائی چھڑ گئی تو واپس کیسے لوٹیں گے۔

مرزا سجاد علی: اِتنی دُور آ کے آپ لوٹنا چاہتے ہیں۔

میر روشن: نہیں، نہیں، لوٹنے کی بات نہیں ہے۔

مرزا سجاد علی: تو آپ ٹھہریں گے۔

میر روشن: آ، بالکل

مرزا سجاد علی: کھیلیں گے ؟

میر روشن: آ، بالکل

مرزا سجاد علی: چلو تمہارے گھر چلتے ہیں، آیئے ....

کیا نام ہے تمہارا

کلو: کلو، سرکار

میر روشن: اچھا، کلو

مرزا سجاد علی: رہنے دو، کلو، ہمارے پاس شطرنجی ہے۔

شطرنج کے کھلاڑی

کلو: کھیلت ہو (کھیل رہے ہو)

مرزا سجاد علی: ہاں، شطرنج

میر روشن: کلو میاں، حقہ بھرنا آتا ہے، آپ کو

کلو: کا ہے نہیں سرکار

میر روشن: تو بھر لائیے، ذرا، سب سامان یہیں ہے۔

کلو: بخشش ملی ہے کیا نواب صاحب

میر روشن: اماں، ضرور

مرزا سجاد علی: اور سنو! کچھ کھانے کو بھی لے آؤ گے، ہمارے لئے

کلو: ابھئی ؟

مرزا سجاد علی: نہیں، ابھی نہیں، جب بھوک لگے گی، تب

کلو: چوک ماں نوابن کا کھانا ملت ہے دوڑ کر لا

میر روشن: شاباش، اچھا، لو بیٹے، یہ

شطرنج کے کھلاڑی

کلو : گوری پلٹن سے لڑیو سرکار

مرزا سجاد علی: کیوں نہیں، کوئی بھِڑ گیا تو ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ کیوں میر صاحب

میر روشن: ہاں

(منظر بدلتا)

جنرل اوٹرم: وی آر موسٹ گریٹ فُل ٹو ہِز میجسٹی فور گرانٹنگ اَس دِس انٹرویو۔

ویسٹن: اِس ملاقات کے لئے ہم سلطانِ عالم کے بے حد شکر گزار ہیں۔

جنرل اوٹرم: وی آلسو اپریشی ایٹ ہِز جسچر اِن ڈس آرمنگ ہِز سولجرز

ویسٹن : ہم فوجوں سے اُن کے ہتھیار لئے جانے کے حکم کی قدر کرتے ہیں۔

جنرل اوٹرم: وی رِگارڈ اِٹ، وی ہوپ رائٹلی، اَیز ایوی

شطرنج کے کھلاڑی

ڈیفنس آف ہز ٹو نگوشی ایٹ اے پیسفل کنکلویژن فور دی ٹریٹی۔

ویسٹن: ہم سمجھتے ہیں، عالی جاہ، عہدنامے کے بارے میں دوستانہ بات چیت کیلئے تیار ہیں۔

جنرل اوٹرم: آئی وڈ لائک، اِف آئی مے، ٹُو ایڈ اے پرسنل ریکویسٹ ٹو ہز میجسٹی، دیٹ ہی پلیز سائن دِس ٹریٹی اینڈ فورمیلائز ہز ابڈیکیشن۔

ویسٹن: ہماری درخواست ہے کہ سلطانِ عالم عہد نامے پر دستخط فرما کر اپنی ذمہ داریوں سے دست بردار ہو جائیں۔

جنرل اوٹرم: ہزِ میجسٹی وُڈ ہیو اے میکسی مم آف تھری ڈیز فور ڈلی بریشنز

ویسٹن: اس مسئلے پر غور فرمانے کیلئے سلطانِ عالم کو زیادہ سے زیادہ تین دن کی مہلت ملے گی۔

شطرنج کے کھلاڑی

جنرل اوٹرم: آفٹر وِچ دی کمپنی وِل ازیُوم دی ایڈمنسٹریشن آف اودھ

ویسٹن: بعد اس مدت کے کمپنی بہادر اودھ کا سارا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔

جنرل اوٹرم: آئی ہوپ دی کِنگ ہیز انڈرسٹوڈ وَٹ آئی سیڈ

ویسٹن: ہم نے جو کچھ کیا ہے، اُمید ہے سلطانِ عالم سمجھ گئے ہوں گے۔

جنرل اوٹرم: وَٹ اِز دِس ....؟ پلیز ٹیل ہِز میجسٹی دیٹ آئی ہیو نو یوز فور دیٹ۔

ویسٹن: یہ ریذیڈنٹ صاحب کے کسی کام کی نہیں۔

سلطانِ عالم: آپ ہماری دستار تو لے سکتے ہیں، ریذیڈنٹ صاحب، دستخط نہیں لے سکتے۔

(منظر بدلتا ہے)

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: سوچ سمجھ کے تو چل رہے ہیں، نا ....
اگر چاہیں تو واپس لے لیں۔

مرزا سجاد علی: رہنے دیجئے

میر روشن: آپ کی مرضی .... یہ بازی تو ہم لے
رہے ہیں، سرکار

مرزا سجاد علی: ارے بازی پہ خاک ڈالیے۔ یہ نابکار مچھر
میرا خون کرنے پر تلے ہیں۔

میر روشن: عجیب بات ہے، ہمیں تو تنگ نہیں کرتے یہ
مچھر۔

مرزا سجاد علی: نک چڑھے مچھر ہیں۔ خالص خون پسند کرتے
ہیں۔

میر روشن: تو حضور یہ لیجئے، شہ

مرزا سجاد علی: خدا غارت کرے، کمبخت، وہ لڑکا کہاں مر گیا
.... کلو، کلو

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: اماں، آپ ہی نے تو بھیجا تھا اُسے کھانا لینے .... حقّہ تیار کرنا آپ کو آتا بھی ہے ؟

مرزا سجاد علی: کمبخت یہ نہ جانے تمباکو کہاں رکھ گیا۔ دوپہر ہونے کو آئی۔ یہ لڑکے کا کچھ پتہ ہے، نہ کباب پراٹھوں کا۔

میر روشن: ملازموں کے بغیر ہم کتنے لا چار ہو جاتے ہیں۔ اُستاد مرحوم کا شعر ہے، اور بڑا موزوں شعر ہے کہ

اُلفت نے تری ہم کو تو رکھا نہ کہیں کا
دریا کا نہ جنگل کا، ہوا کا نہ زمین کا

مرزا سجاد علی: آج طبیعت بڑی شاداب ہے۔

میر روشن: جی ہاں بڑا لطف آ رہا ہے۔

مرزا سجاد علی: ہوں، ظاہر ہے۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: جرنیل، جنگ جیتنے والا ہے، نئی چالیں جو سوچ کے آئے تھے نا انہوں نے
.... یہ کتنی محفوظ جگہ ہے۔ یہاں نہ بادشاہ کی فوج کا ڈر اور نہ انگریز کی فوج کا کھٹکا۔

مرزا سجاد علی: لگتا ہے، کل رات روغنِ بادام کی مالش کافی دیر تک ہوئی ہے۔

میر روشن: اماں، کل رات کیا، وہ تو ہر رات مالش ہوتی ہے، نیند بڑی اچھی آتی ہے۔

مرزا سجاد: ہوں، عقیل میاں کہاں تھے ؟

میر روشن: جی ؟

مرزا سجاد علی: جب مالش ہو رہی تھی، اُس وقت عقیل میاں کہاں تھے۔ مسہری کے نیچے ؟

میر روشن: اِن شاروں سے آپ کی کیا مراد ؟

شطرنج کے کھلاڑی

مرزا سجاد علی: آپ چال چلیے

میر روشن: ہمیں آپ سے یہ اُمید نہ تھی۔ آپ بازی ہار رہے ہیں، اسی لئے آپ اِس قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔

مرزا سجاد علی: کون کمبخت ہار رہا ہے۔ ہم تو اپنی چال بھی چل چکے ہیں، اب آپ کی باری ہے، آپ چلیے۔

میر روشن: آپ نے کتنی دفعہ ہمیں ہرایا ہے اور ہماری تیوری پر بل تک نہیں آیا۔

مرزا سجاد علی: آپ چال چلیے، میر صاحب

میر روشن: اور آپ ہیں کہ جامے سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ طریقے شریفوں کے نہیں ہوتے۔

مرزا سجاد علی: ہم کہاں کے شریف، شریف تو وہ لوگ ہیں

شطرنج کے کھلاڑی

جن کی بیویاں ہر ایرے غیرے کو خواب گاہ
میں بلانے ....

میر روشن: .... تم ہم سے اس طرح سے بات
نہیں کر سکتے ہو۔

مرزا سجاد علی: کیوں نہیں کہہ سکتے ؟

میر روشن: تم اپنی اوقات بھول رہے ہو....................
تم ہو کہ اپنے آپ کو نوابزادے کہلاتے ہو۔

مرزا سجاد علی: اور تیرا خاندان کیا تھا کل تک رئیسوں کے
باورچی خانے میں چولھا جھونکتے تھے، ہنڈیا
بھون ....

مرزا سجاد علی: او میر صاحب، یہ آپ .... آپ، آپ کر
کیا رہے ہیں۔
آپ ہوش میں تو ہیں۔ دماغ خراب ہوگیا
آپ کا ہٹایئے، ہٹایئے اس منحوس تمنچے کو۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: طیش آ جائے تو ہم دایاں بایاں نہیں دیکھتے مرزا۔

مرزا سجاد علی: ٹھیک ہے، چلایئے گولی قتل کر دیجیئے مجھے لیکن ہم نے جو کچھ کہا میر صاحب سچ کہا ہے۔

میر روشن: جھوٹ ہے۔

مرزا سجاد علی: ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔

میر روشن: ہم نہیں مان سکتے۔

مرزا سجاد علی: خیر ایک نہ ایک دن بات کھل ہی جائے گی۔ تب تم بہت پچھتاؤ گے، میاں

میر روشن: اب، یہ تم اس لئے کہہ رہے ہو کہ ہم پریشان ہو کر بازی ہار جائیں۔

مرزا سجاد علی: میر صاحب، یہ نہایت ہی گھٹیا الزام ہے ہم پر، بھلا ہم کبھی ایسا کر سکتے ہیں۔ آپ ہمیں

شطرنج کے کھلاڑی

اتنا، اوچھا سمجھتے ہیں۔ آپ نے ہم
کودھوکے دیئے ہیں۔ کتنی بار مہرے بدلے
ہیں، ہم نے کچھ نہیں کہا، کبھی ....

کلو: گوری پلٹن، سرکار.................. (منظر بدلتا ہے)
کھانا لائے ہیں سرکار چوک ماں (میں) بھگدڑ
مچی ہے، سرکار لاکھن (لاکھوں) کا مجمع۔ کوں
اِدھر دوڑت را کوں اُدھر دوڑت را ایہی کارن
دیر ہوگئی ای لیو۔

مرزا سجاد علی: وہاں شطرنجی پر رکھ دو۔

کلو: بادشاہ سلامت، راج پاٹ چھوڑ دیں۔ سرکار،
گورے لوگ ہمرا بادشاہ ہو گوا کونو لڑت نہیں،
بندوق کونو نہیں چلاوت۔

مرزا سجاد علی: تم ٹھیک کہہ رہے ہو، کلو

شطرنج کے کھلاڑی

کوئی آواز: نہ کوئی گولی چلے گی، نہ کوئی جنگ ہوگی۔ واجد علی شاہ اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ آج سے تین دن بعد، سات فروری، ۱۸۵۶ء کو اوَدھ پر انگریزی قبضہ ہو جائے گا۔ جانِ عالم اپنی محبوب لکھنو نگری کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر چلے جائیں گے اور لارڈ ڈلہوزی آخری چیری ہڑپ کر چکا ہوگا۔

کوئی: اللہ اکبر

مرزا سجاد علی: آیئے میرصاحب! کباب ٹھنڈے ہو رہے ہیں

کوئی: اللہ اکبر

مرزا سجاد علی: لگتا ہے آپ کسی درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے۔

شطرنج کے کھلاڑی

کوئی: اللہ اکبر

میر روشن: جی ہاں

کوئی: اللہ اکبر

میرروشن: کوے بھی ہمیں ذلیل سمجھتے ہیں

کوئی: اللہ اکبر

میر روشن: انگریز فوج اودھ پر قبضہ کر لے اور ہم بھاگ کے یہاں گاؤں میں آ چھپیں اور فضول باتوں پر لڑنے لگیں

مرزا سجاد علی: شہر میں رہ کر بھی کونسا تیر مار لیتے، میر صاحب

میر روشن: جن سے اپنی بیویاں ہی نہیں سنبھلیں، وہ انگریز فوج کا کیسے سامنا کریں گے۔

مرزا سجاد علی: بالکل صحیح کہا، آپ نے، پریشان ہونا بیکار ہے۔

شطرنج کے کھلاڑی

میر روشن: پریشانی ہمیں اِس بات کی نہیں ہے۔

کوئی: .... اَشہدُ ان ....

مرزا سجاد علی: پھر کس بات کی پریشانی ہے۔

کوئی: محمد الرسول اللہ

میر روشن: یہ کہ ہم اب شطرنج کس کے ساتھ کھیلا کریں گے۔

کوئی: اشہدُ اَن محمد الرسول اللہ

مرزا سجاد علی: ایک کھلاڑی تو موجود ہے آپ کے سامنے

کوئی: ....

مرزا سجاد علی: کباب پراٹھے بھی ہیں۔ کھاتے جایئے، کھیلتے جایئے، اندھیرا ہوتے ہی لوٹ جائیں گے۔ منہ چھپانے کے لئے اندھیرا ضروری ہے۔

میر صاحب!

کوئی: (عربی تلاوت)

شطرنج کے کھلاڑی

مرزا سجاد علی: چلئے، لگے ہاتھوں، ایک جھٹ پٹ بازی ہو جائے۔

کوئی: (عربی تلاوت)

میر روشن: جھٹ پٹ بازی

مرزا سجاد علی: جی ہاں، جھٹ پٹ بازی .... ریل گاڑی کی طرح تیز رفتار

کوئی: (عربی تلاوت)

مرزا سجاد علی: وزیر صاحب! آپ ہٹ جائیے۔ ملکہ وکٹوریا تشریف لا رہی ہیں۔